THE AL FAZL QADIAN

ڈ نمبر ایل ۸۳۹

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور
بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

مدینۃ المسیح ۔ نظم صہ ۱

نامہ نگار صہ ۲

مولوی ثناء اللہ کا اپنے چیلنج سے فرار صہ ۳

ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح صہ ۶

اشتہارات صہ ۱۰

خبریں صہ ۱۲

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ☸ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان۔

نمبر ۶۴	مورخہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۲۲ء	یوم دوشنبہ	مطابق ۱۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۰ھ	جلد ۹

مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

حضرت خلیفۃ المسیح موعود سیدنا محمود بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔۔

تحفہ شہزادہ ویلز چھپ رہا ہے۔ آنہ فنڈ کی موصولہ رقم ساڑھے اکیس ہزار سے زیادہ ہے۔ اور موعودہ پچیس ہزار ہے۔ لیکن اس مد میں جس قدر آنے مطلوب ہیں۔ ان تک پہنچنے کے لئے ان احباب کی توجہ درکار ہے جو اب تک متوجہ نہیں ہوئے۔

ہمیں افسوس ہے کہ بعض اوقات کامل احتیاط کے باوجود اخبار میں غلطیاں رہ جاتی ہیں۔ چنانچہ پچھلے الفضل (مورخہ ۱۳ فروری) کے مدینۃ المسیح کی سطر اول میں "جسم" کی بجائے "جلسہ" چھپ گیا اور صفحہ دوم کے حاشیہ پر اعلان نکاح میں "۷ فروری" کی بجائے "۱۰ فروری" درج ہے احباب اصلاح فرمالیں۔

نظم

ہے عشقِ احمدی کامل تو خوفِ امتحاں کیوں ہو

(از جناب ماسٹر عبد الرحمن صاحب خاکی)

حقیقت ہو اگر ثابت تو پھر اسیرِ گماں کیوں ہو
تجھے جو دیکھ لے وہ مائلِ حسنِ بتاں کیوں ہو

تمنا ہو۔ طلب ہو۔ عشقِ صادق ہو جو اے سالک
تو پھر مستور آنکھوں سے وہ حسنِ دلستاں کیوں ہو

پڑا ہو پردہ بے التفاتی جب بصیرت پر
تو پھر اغیار پر روشن تری رمزِ نہاں کیوں ہو

تجھے فسخِ العزائم سے بھی پہچانا ہے جب میں نے
تو تحصیلِ مقاصد پر مجھے تیرا گماں کیوں ہو

تری چوکھٹ میں خوش بختی ہے مضمر اہل عالم کی
جبیں سائی کے قابل پھر نہ تیرا آستاں کیوں ہو

ازل سے ہیں قتیلِ حضرتِ خیرؐ و ابقیٰ ہوں
بقائے عارضی کو پھر سرورِ جاوداں کیوں ہو

بصیرت ہے مری مرہون تیرے طورِ معنی کی
تو پھر اسکو تلاشِ طوطیائے اصفہاں کیوں ہو

جہاں نارِ محبت ہے جہاں ہے آبِ چشمِ تر
وہاں سالک کی کشتی پر ہوس کا بادباں کیوں ہو

انھیں تو شورِ ناکامی پہ بھی الفت ہے دنیا سے
تعلق ہو جو مولا سے تو یہ شور و فغاں کیوں ہو

زمیں ہی کی طرف وہ جھک گئے ہمت کی پستی سے
تو پھر تائید میں ان غافلوں کی آسماں کیوں ہو

نہیں گر یہ سزا اے مدعی انکار احمدؐ کی
تو پھر فرمایئے مخذول و مطرودِ جہاں کیوں ہو

ہے اظہار صداقت گوئی خود کامی نہیں صاحب
ذرا سی بات پر تم اسقدر آتش فشاں کیوں ہو

نگینے سے مجھے انگشتری کے ہے سبق ملتا
نگوں ہو جائے سر جس کا وہ بے نام و نشاں کیوں ہو

کھچے راہِ ترقی میں ہیں خنجر ابتلاؤں کے
ہے عشقِ احمدی کامل تو خوفِ امتحاں کیوں ہو

نہیں ہیں گام زن جو بر صراطِ جاہدوا فینا
تو ان پر انکشافِ رازِ امرِ کن فکاں کیوں ہو

نہ ہو وہ دل جو آستانہ مثالِ سفنِ دل کا موجب ہو
نہ ہو گر ذکر کے قابل تو پھر سینہ میں زباں کیوں ہو

جو دیکھے کوئی آثارِ حسن و احسانِ بشیر الدین
تعجب ہے جو پھر پوچھے کہ تم جانِ جہاں کیوں ہو

ترے دیدار میں دلداریٔ قلبِ پریشاں ہے
ترے کوچے میں پھر بیدل ہجومِ عاشقاں کیوں ہو

ہو تم رطب اللسان مداحِ احمدؐ اے خاکی
ہوا معلوم اب ہم کو کہ تم شیریں زباں کیوں ہو

نامہ نیرؔ

مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ - ۱۱ر نومبر ۱۹۳۱ء)

سالٹ پانڈ میں تبلیغ

سالٹ پانڈ کے دار التبلیغ میں جو سلسلہ ہائے تقاریر شروع کیا تھا۔ اس کے پانچ لیکچر ہوئے۔ اور تعلیم یافتہ آبادی نے توجہ وغور سے سُنے۔ اسلام کی نسبت دنیا میں جو عظیم الشان غلط فہمی ہے۔ اور تعلیم یافتہ افریقن مسیحی دماغ میں اسلام کی جو بھیانک تصویر ہے۔ اس کا دُور کرنا اور اس کا بدلنا بڑا استقلال بہت محنت اور ہمت چاہتا ہے میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔ میری ناچیز کوشش شرفِ قبولیت پا رہی ہے۔ اور تقاریر کے سلسلہ نے تعلیم یافتہ طبقہ کے خیالات میں تبدیلی پیدا کر دی ہے اور جیسا کہ ایک دوست نے کہا:۔

"اب لوگوں کو آپ کے مشن کی اہمیت کا احساس ہوا ہے"

حالات روبا صلاح ہیں۔ اسلام سے مسیحی طبقہ کو جو نفرت تھی۔ وہ دُور ہو رہی ہے۔ اور سلسلہ تقاریر نے خدا کی عنایت سے اسقدر اثر کیا ہے کہ لوگ اب اسلام کا توجہ سے مطالعہ کرنے لگے ہیں۔ الحمد للہ

کئی لوگ قریب ہیں

سالٹ پانڈ کے خزانچی صاحب پوسٹماسٹر اور ایک رئیس جو تمام افریقن مسیحی تعلیم یافتہ اصحاب ہیں۔ مع مختلف قسم کے دوکانداروں کے سلسلہ عالیہ کے قبول کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اور انہیں سے دو آدمی انشاء اللہ علانیہ اعلان کر دینگے۔ کیونکہ خفیۃً تو وہ اسلام سے محبت اور مسیحیت سے نفرت کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور ایک صاحب جبرئیل آرتھر اور دوسرے بشیر برد کے نام سے موسوم ہیں۔ الحمد للہ ۔

ربنا تقبل منا

خداوند تعالیٰ انسان کے اخلاص و محبت کو بعض وقت آزماتے ہیں اور صبر و ہمت کو دیکھتے ہیں۔ اور بعض کاہلیوں کو دُور کرنے کے لئے ابتلاء لاتے ہیں۔ میں بھی قدرے سُست ہو رہا تھا۔ اور اپنے خیال میں تبلیغ کے نہایت مشکل حصہ کو ختم کر چکا تھا کہ یکایک وہ تجربہ ہوا۔ جو اس سے قبل افریقہ میں کبھی نہ ہوا تھا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ جن مشکلات کا مجھے یکایک سامنا کرنا پڑا ہے۔ ان کی تفصیل ایک دفتر چاہتی ہے۔ مگر ذرا مختصراً ملاحظہ ہوں:۔

مالی مشکلات

نو احمدی فینٹی احباب میں اخلاص ہے محبت ہے۔ مگر ایک تو پہلے ہی غریب زمیندار تھے۔ اب دوسرے مشکل یہ آئی۔ کہ تجارت کی سخت کساد بازاری ہے۔ کوئی شخص کوکو نہیں خریدتا۔ اس حالت میں انکی طرف سے اخراجات کی توقع کرنا فضول ہو گیا۔ ہندوستان کا قحط اور روپیہ کی قلت مجبور کر رہی ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ قادیان کو تکلیف نہ دی جائے۔ دار التبلیغ کھولا ہے۔ مدرسہ احمدیہ کا افتتاح ہو چکا ہے۔ لائبریری ریڈنگ روم جاری کر چکا ہوں۔ اب یہ کس طرح جاری رہیں۔ ایک فکر ہے۔ جو میرے نحیف جسم اور کمزور دل پر بوجھ ڈال رہا ہے۔ مجھے ہر وقت ترجمان کی ضرورت ہے۔ مگر اسقدر گنجائش نہیں۔ کہ انگریزی دان ترجمان رکھ سکوں۔ اسلئے عربی ترجمان کی مدد سے کام کر رہا ہوں۔ وہ غریب بھی محدود العلم ہے۔ اور یہاں لوگ اس قدر خود غرض ہیں۔ کہ بات کرنے کے بھی دام مانگتے ہیں۔

ایڈوکروم

ایڈوکروم نام ایک گاؤں سالٹ پانڈ سے ۱۳ میل کے فاصلہ پر جنگل میں واقع ہے قریباً ۱۰ میل تک سڑک ہے۔ اور باقی پیدل سفر کا راستہ ہے۔ وہاں کے مخلصین کی درخواست پر میں نے وہاں جانے کا ارادہ کیا۔ موٹر سڑک پر چھوڑ دی۔ اور ایک گاؤں میں جو برلب سڑک تھا۔ جلسہ کر کے وعظ کیا۔ اور ۳ میل کا سفر پیدل پہاڑی علاقہ کی تنگ ڈنڈیوں جیسے راستہ پر کیا۔ دوستوں نے کندھوں پر اٹھانے کی خواہش ظاہر کی۔ مگر یہی مناسب سمجھا۔ کہ پیدل چلنا ہی بہتر ہے۔ ہمارا تمام راستہ سبز علاقہ میں سے گذرتا تھا۔ اور بعض بعض جگہ ابرق کی پہاڑیاں آتی تھیں۔ اور راستہ سفید چمکتے ہوئے پتھر کے شفاف چھلکوں سے اٹا ہوا تھا۔ ہوا کا ابرق کے چمکیلے ذروں کے ساتھ پہاڑی علاقہ میں جہاں گرد و غبار کا نام نہیں۔ اور ہر طرف سبز وردی پوش اشجار کی وہ کثرت ہے۔ کہ تل رکھنے کی جگہ نہیں۔ کلیلیں کرنا عجیب کیفیت دکھاتا تھا۔ اس شان کبریائی کا منظر نظر تعمق و غور سے دیکھتے ہوئے ۳ میل کا سفر کیا۔ اور گاؤں میں دو وعظ کئے۔ مسیحی لوگوں نے خصوصاً بہت سوال پوچھے۔ اور دوستوں کو فرحت ہوئی۔ لوگوں نے فینٹی گیت گائے۔ اور میرے خطبہ کا ترجمہ و خلاصہ فینٹی گیتوں میں بیان کیا۔ جس کے ایک فقرہ کا ترجمہ تھا۔ "محمد رسول اللہ مسیح سے افضل ہے" کام سے فارغ ہو کر ۳ میل کا واپس سفر کیا۔ اور اس طرح ۶ میل طے کئے۔ اور پیدل گئے۔ اور چھ میل اب میرے لئے ایک مشقت سے کم نہیں ۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۱۶ فروری ۱۹۲۲ء

مولوی ثناء اللہ امرتسری کا اپنے چیلنج سے کھلا کھلا فرار

معزز ناظرین کرام کو معلوم ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۶ جنوری کے اہلحدیث میں ہمیں چیلنج دیا کہ روایت مندرجہ تحفہ گولڑویہ کسی کتاب سے دکھاؤ۔ تو تین سو روپیہ انعام پاؤ۔ ہم نے اس چیلنج کو قبول کیا۔ اور لکھا کہ ہم یہ لفظ کتاب حدیث سے دکھا دینگے۔ اس تیاری کو دیکھ کر اہلحدیث سٹ پٹا گیا۔ اور اسے معلوم ہوا کہ میں نے چیلنج دینے میں غلطی کی۔ اسلئے پیچھا چھڑانے کے لئے ۳ فروری کے اہل حدیث میں لکھ دیا کہ ۵ فروری امرتسر آؤ تو آؤ۔ ورنہ پھر روپیہ دینا میری مرضی پر موقوف ہو گا۔ مطلب یہ تھا کہ اتنی جلدی آ نہیں سکیں گے۔ اور میرا پیچھا چھوٹ جائیگا۔ مگر خدا کے فضل سے ہماری طرف سے قائمقامان الفضل جناب مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب وکیل ہائی کورٹ اور مولانا فضل الدین صاحب پلیڈر اور مولوی فاضل سید محمد اسحٰق صاحب ۵ فروری کو امرتسر جا پہنچے۔ وہاں جا کر جو کارروائی ہوئی۔ وہ مندرجہ ذیل خط و کتابت سے ظاہر ہے جو ہم من و عن درج کرتے ہیں:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خط جناب مولوی ثناء اللہ صاحب

آپ نے اہلحدیث مورخہ ۶ جنوری ۱۹۲۲ء میں بعنوان فی اخر الزمان دجال الی اخرہ کے متعلق ایک چیلنج دیا تھا۔ جس کی منظوری الفضل مورخہ ۹ جنوری ۱۹۲۲ء کے ذریعہ ہماری طرف سے شائع کی گئی تھی۔ اس کے جواب میں آپ نے ۱۷ جنوری ۱۹۲۲ء کے خط میں اطلاع دی کہ تین سو روپیہ حاجی نور احمد صاحب کے پاس جمع کرا دیا ہے۔ جس پر ہماری طرف سے الفضل مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۲۲ء میں لکھا گیا۔ کہ حاجی نور احمد صاحب چونکہ مسلمہ فریقین نہیں۔ اور امین ایسا شخص ہونا چاہیئے۔ جو مسلمہ فریقین ہو۔ اور اس کے لئے ہماری طرف سے شیخ عبد القادر صاحب بیرسٹر لاہور بالقابہ جج ہائیکورٹ۔ خانصاحب شیخ عبد العزیز صاحب اور پنڈت شو نرائن صاحب وکیل ہائیکورٹ پنجاب کے نام پیش کئے گئے تھے۔ نیز لکھا گیا تھا۔ کہ روپیہ کے امین کو حق دیا جائے۔ کہ حسب روایت مندرجہ تحفہ گولڑویہ صلا کسی کتاب سے ان کو دکھلائی جا دے۔ تو وہ روپیہ ہمارے حوالہ کرے اس کے جواب میں آپ نے ۲۲ جنوری کو لکھا کہ روپیہ جس معتبر کے پاس آپ کہیں گے۔ اور جن لفظوں میں کہینگے جمع کرا دیا جائیگا۔ اس کے بعد آپ نے بلا ہمیں یہ اطلاع دینے کے کہ ان اصحاب میں سے کسی کے پاس آپ نے روپیہ جمع کرا دیا ہے۔ اپنے اخبار ۳ فروری ۱۹۲۲ء میں نوٹس دیدیا کہ ۵ فروری تک تین سو روپیہ دینے کی تاریخ مقرر کرتا ہوں۔ ہم قائم مقامان الفضل آپ کے نوٹس کی وجہ سے امرتسر آ گئے ہیں۔ امید ہے کہ آپ نے روپیہ اصحاب مذکورہ بالا میں سے کسی کے پاس جمع کرا دیا ہو گا اور نیز یہ بھی لکھ دیا ہو گا۔ کہ اگر قائم مقامان الفضل روایت مندرجہ تحفہ گولڑویہ صلا کی کسی کتاب سے دکھا دیں تو تین سو روپیہ قائم مقامان الفضل کے حوالے کر دیں۔ مہربانی کر کے وہ رسید جو آپ نے کسی امین مندرجہ بالا سے حاصل کی ہو۔ مع اس تحریر کی نقل کے جو آپ نے ہمیں روپیہ دینے کے متعلق اس امین کو لکھ کر دی ہو۔ حامل رقعہ ہذا منشی فخر الدین احمدی ملتانی کے ہاتھ بھیجکر مشکور فرما دیں۔ تاکہ ہم روایت مندرجہ تحفہ گولڑویہ صلا۔ مطابق آپ کے چیلنج اہلحدیث مورخہ ۶ جنوری ۱۹۲۲ء کے ان کو دکھا کر روپیہ وصول کر لیں۔

الراقمان

قائم مقامان الفضل قادیان حال نزیل امرتسر مکان ڈاکٹر امیر دین صاحب۔
نصر اللہ خان وکیل ہائیکورٹ۔ فضل الدین وکیل نزیل امرتسر شہر سید محمد اسحٰق مولوی فاضل۔ مورخہ ۵ فروری ۱۹۲۲ء

بخدمت چوہدری نصر اللہ خان صاحب۔ مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر مولوی اسحٰق صاحب احمدیاں۔ آپ لوگوں کا خط مورخہ ۵ فروری ملا۔ خوشی ہوئی کہ آپ لوگ فیصلہ کرنے کو آئے ہیں۔

آپ صاحبان نے میرے خطوط مندرجہ الفضل میں سے خط مورخہ ۲۲ مندرجہ الفضل ۳۰ کے حوالہ سے تقاضا کیا ہے کہ میں امین صاحب کی رسید آپکو بھیجوں۔ میرے خیال میں آپ صاحبان نے میرا مذکورہ خط غور سے نہیں پڑھا۔ آپ صاحبان اس خط کو غور سے پڑھیں۔ اور جس طریق سے میں نے لکھا ہے (کہ روپیہ جس معتبر کے پاس آپ کہینگے اور جن لفظوں میں کہینگے جمع کرا دیا جائیگا) اس کا سیاق سباق پڑھ کر مجھے اطلاع دیں کہ آپ لوگ اسکی پابندی کرینگے یا نہیں۔ اطلاع آنے پر کل ہی روپیہ لاہور بھیجا جائیگا۔ آپ لوگ چونکہ تکلیف کر کے آئے ہیں اسلئے امید ہے کہ بغیر فیصلہ واپس نہ جائینگے۔ کیونکہ یہ معاملہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کسی معمولی مسئلہ کا نہیں۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

خاکسار ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی۔ بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر علیکم۔ آپ کا خط مورخہ ۵/۲/۲۲ ملا۔ ہم لوگ قادیان سے محض اسی لئے ۵/۲/۲۲ کو پہنچ گئے تھے کہ کسی طرح اس امر کا جلد تصفیہ ہو جائے۔ اور یہی نیت کر کے ہم یہ خط لکھتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ بھی ایسا ہی طریق عمل اختیار کرینگے۔ کہ جلد تصفیہ ہو سکے۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ نے ۶ جنوری ۱۹۲۲ء میں ایک چیلنج دیا۔ ہم نے منظور کر لیا۔ مگر بعد کی خط و کتابت نے ثابت کر دیا۔ کہ جب تک کوئی عملی قدم آپ نہ اٹھائیں گے۔ فیصلہ نہیں ہو سکیگا۔ اسلئے آسان اور منصفانہ یہی طریق ہے۔ کہ آپ کسی مسلمہ فریقین امین کے پاس تین سو روپیہ جمع کرا دیں۔ اور اسکو ایک تحریر لکھ دیں۔ کہ اگر قائم مقامان الفضل قادیان اخبار اہلحدیث مورخہ ۶ جنوری ۱۹۲۲ء کے چیلنج کے مطابق روایت تحفہ گولڑویہ صلا انکو دکھا دیں۔ تو ان کو یہ روپیہ دیدیا جائے۔ دیکھئے بات صاف ہے۔ جو آپ نے چیلنج دیا ہم نے منظور کر لیا۔ آپ نامزد تین صاحبوں میں سے کسی صاحب کے پاس روپیہ جمع کرا دیں۔ اور ہم امین کو مطابق چیلنج ۶ جنوری ۱۹۲۲ء دکھانے کو تیار ہیں۔ خط و کتابت میں وقت کو ضائع نہ کیا جائے۔ ضرور ہے۔ کہ جلد تصفیہ کے لئے آپ کوئی عملی قدم اٹھائیں۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

چوہدری نصر اللہ خان وکیل - سید محمد اسحٰق مولوی فاضل
فضل الدین پلیڈر - ۶ر فروری ۱۹۲۳ء

۲ بخدمت چودہری نصر اللہ خان صاحب وغیرہ

آپ قانون پیشہ اور مذہبی خیال کے بزرگ ہیں - پھر اس غلط راہ پر چلتے اور مجھے چلانا چاہتے ہیں - جو کسی عالم سے کیا معمولی آدمی سے نہ ہوسکے -

میں مختصر جواب دیتا چلوں کہ آپ میری تحریرات خصوصاً خط مورخہ ۲۲ منسجہ الفضل ۳۰ر جنوری کے مطابق مجھ سے میرے وعدے کے ایفا کا تقاضا کرینگے - تو میں سمجھونگا - کہ آپ ایک دینی کام کے لئے آئے ہیں - ورنہ معاف فرمائیگا - میری رائے میں آپ اخباری دنیا کے لئے کچھ مواد جمع کرنے کے لئے آئے ہونگے - پس سیدھی بات یہ ہے کہ جس خط مورخہ ۲۲ کے حوالہ سے آپ نے جدید امین کے پاس روپیہ رکھنے کا تقاضا کیا ہے - اس خط کی پابندی کا اقرار کیجئے - تو میں بھی آپ کا جواب دونگا - ورنہ اخلاقی فقرہ لیس کل خطاب یستحق الجواب پر عمل کرونگا - ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳ بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار اہلحدیث

آپ نے ۲ر جنوری ۱۹۲۳ء کو ایک چیلنج دیا - ہم نے منظور کیا - مگر آپ نے مطابق ہمارے مطالبہ کے روپیہ امین کے پاس جمع نہ کرایا - کیونکہ امین سے مراد ہر عقلمند کے نزدیک مسلمہ فریقین شخص ہوا کرتا ہے - پس ہم یہ نہیں کہتے - کہ آپ جدید امین کے پاس روپیہ جمع کرائیں کیونکہ ہمارے مطالبہ کے مطابق تو ابھی روپیہ جمع ہی نہیں ہوا - پس آپ ہمارے پیش کردہ اصحاب میں سے کسی صاحب کے پاس روپیہ جمع کرادیں - کیونکہ ان میں سے کسی کے امین ہونے کے متعلق آپ نے کوئی اعتراض نہیں کیا - اور روپیہ جمع کرا کر امین کو ایک تحریر بھی دیجئے کہ اگر ۲ر جنوری ۱۹۲۳ء کے چیلنج کو قائم مقامان الفضل پورا کردیں - تو یہ روپیہ ان کو دیا جاسکے - اور رسید اور اس تحریر کی نقل ہم کو بھی بھیجدیں - پھر ہم اور آپ امین مسلمہ کے پاس حاضر ہونگے - آپ اپنے تائیدی دلائل پیش کرسکتے ہیں - اور ہم اپنی تائید میں - پھر اگر وہ امین کی رائے میں ہم نے چیلنج کو پورا کردیا - تو وہ ہم کو روپیہ دیدیگا - ورنہ آپ کو واپس دیدیگا - امید ہے کہ آپ خط و کتابت میں زیادہ وقت صرف نہ کرینگے - اور مسلمہ فریقین امین کے پاس روپیہ جمع کرا کر رسید بھیجدینگے - تاکہ جلد ہی ہم لاہور پہنچ جائیں - اور جلد فیصلہ ہو جائے اگر اس صریح اور مناسب صورت فیصلہ کے بعد بھی آپ گریز کرینگے - تو دنیا سمجھ لیگی - کہ آپ نے ۲ر جنوری کے اہلحدیث میں جو چیلنج دیا تھا - اس کی کیا حقیقت تھی - اور آپ اس پر کہاں تک قائم رہے ہیں -

نصر اللہ خان وکیل - سید محمد اسحٰق مولوی فاضل - فضل الدین پلیڈر - ۶ر فروری ۱۹۲۳ء

۴ چودہری نصر اللہ خان صاحب وغیرہ

کیا آپ کتابت کی غلطی کے فیصلہ کے لئے امین صاحب کو اختیار دینگے - ثناء اللہ ۶/۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

۴ مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار اہلحدیث

بجواب آپ کے خط ۴ کے لکھا جاتا ہے کہ ہم مسلمہ امین کو اختیار دینگے کہ وہ آپ کے چیلنج مورخہ ۲ر جنوری ۲۳ء مندرجہ اخبار اہلحدیث اور ہماری منظوری مندرجہ ۹ر جنوری ۲۳ء کو مدنظر رکھ کر ہماری پیش کردہ کتاب کے الفاظ روایت مندرجہ تحفہ گولڑویہ دیکھ کر فیصلہ کرے - کہ ہم نے آپ کے چیلنج مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۲۳ء کو پورا کردیا ہے یا نہیں ٭ نصر اللہ خان وکیل - سید محمد اسحٰق مولوی فاضل - فضل الدین پلیڈر

۵ چودہری نصر اللہ خان صاحب وغیرہ

آپ نے میرے سوال صاف اور صحیح کا جواب نہیں دیا جب تک اس کا جواب نہ دینگے - گفتگو آگے نہ چلیگی - فقولوا اللہ انفسکم واتقوا یوما لا یجزی والد عن ولدہ الآیہ ثناء اللہ ۶/۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

۵ مولوی ثناء اللہ صاحب

آپ لکھتے ہیں کہ آپ نے میرے سوال صاف اور صحیح کا جواب نہیں دیا - لیکن یہ بات بالکل غلط ہے ہم اپنی خط و کتابت میں آپ کے ہر سوال کا تفصیلاً جواب دیتے رہے ہیں - امید ہے - کہ آپ ایک دفعہ اور تمام خط و کتابت کو بغور پڑھیں گے - اب پھر تفصیلاً لکھا جاتا ہے کہ آپ نے ۲ر جنوری ۱۹۲۳ء کے اخبار اہلحدیث میں ایک چیلنج دیا ہم نے اسکو منظور کر لیا - آپ کے چیلنج کی عبارت اور ہماری منظوری کے الفاظ شایع شدہ ہیں - اب نہ آپ کو اختیار ہے - کہ اپنے چیلنج کے الفاظ کو تبدیل کریں - اور نہ ہم کو اجازت ہے - کہ ہم منظوری کو واپس لیں - لیکن اب آپ اپنے چیلنج سے پچھتا کر اسے بدلنا چاہتے ہیں - مگر ہم آپ کو کب بدلنے کی اجازت دے سکتے ہیں - الفاظ موجود ہیں - لاہور چلئے - مسلمہ فریقین شخص کے سامنے چیلنج اور منظوری چیلنج کی عبارت رکھ دیجئے - اور آپ بھی اپنی تائید میں دلائل اس کو سنائیں - اور ہم بھی اپنے تائیدی دلائل پیش کرینگے - اگر اس شخص نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم نے آپ کے چیلنج کے مطابق حوالہ دکھا دیا تو وہ ہم کو روپیہ دیدیگا - ورنہ آپ کو واپس کر دیگا - اس سے زیادہ صاف اور صریح کیا جواب ہو سکتا ہے - امید ہے - کہ آپ ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر منصفانہ روش اختیار کر کے ہمارے اوقات کو ضائع ہونے سے بچائینگے اللہ تعالیٰ کا خوف کرو - اور وعظ جو وعظ ہم کو کرتے ہو اپنے نفس کو بھی کرو - اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم ٭ نصر اللہ خان - سید محمد اسحٰق - فضل الدین

۵ بخدمت چودہری نصر اللہ خان صاحب وغیرہ

میں آپکو ایک حقانی دینی بات یعنی ایک علمی اور دیانتی بات پیش کرتا ہوں غور سے سنئے - جب کوئی عالم کسی اپنے مخالف سے کسی حدیث کا مطالبہ کرتا ہے - تو اس کی نیت یہی ہوتی ہے کہ بلحاظ تحریر اور بلحاظ طباعت صحیح ہو - یہ ایک عالمانہ اور منصفانہ اصول ہے - سوا کسی الد الخصام کے کوئی اس سے انکار نہ کریگا - میں اپنے مطالبہ کو حلفی بتاتا ہوں - کہ میری نیت بھی اسی علمی طریق سے وہ حدیث مطلوب تھی - جب حلف ہو سکے - کہ واقعی یہی لفظ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے نکلے ہیں - یہی آپ کا جو میرے سابقہ سوال کے جس کا جواب آپ نے ابھی تک نہیں دیا - صاف لفظوں میں بتادیں - کہ آپ جو میرے مطالبہ میں حدیث سے الفاظ یخرج دجال یحتطون حش

کریںگے۔ آپ تینوں صاحب اس پر حلف اٹھا سکتے ہیں۔ کہ واقعی وہی لفظ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دہان مبارک سے نکلے ہوئے ہیں۔ یا آپ خود بھی اس کو بلحاظ نقل غلط مطبوعہ سمجھتے ہیں۔ بس اس سوال اور اس سے پہلے سوال کے جواب کا انتظار ہے۔ ان تفعلوا فلله منتی وفوادی۔ ابوالوفا ثناء اللہ ۲/۱۵ بوقت شب ۸ بجے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

۶ بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔

بجواب آپ کے خط ۵ کے لکھا جاتا ہے کہ آپ نے ہم سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ہم اس امر پر حلف اٹھائیں کہ تحفہ گولڑویہ کی پیش کردہ روایت کے الفاظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دہان مبارک سے نکلے ہیں۔ مگر یہ مطالبہ آپ کا کسی طرح سے بھی جائز و درست نہیں۔ کیونکہ آپ کا چیلنج یہ نہ تھا کہ احمدی اصحاب اس امر پر حلف اٹھائیں۔ کہ تحفہ گولڑویہ کی پیش کردہ روایت کے الفاظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک منہ سے نکلے ہیں۔ اگر یہ چیلنج ہوتا۔ اور ہماری طرف سے منظوری شائع کی جاتی۔ تب بے شک ہم ہر وقت حلف اٹھانے کے لئے تیار تھے۔ مگر یہ تو چیلنج ہی نہ تھا۔ آپ ۶ر جنوری ۱۹۲۲ء کے اخبار اہلحدیث کو پھر پڑھیں۔ اس میں صاف درج ہے۔ کہ چیلنج اس امر کا دیا گیا ہے۔ کہ تحفہ گولڑویہ کی روایت کے الفاظ کسی کتاب سے دکھائے جاویں۔ ہم نے یہ چیلنج منظور کر لیا اور امرتسر آ گئے۔ مگر آپ نئے نئے مطالبات کر رہے ہیں لیکن ہم آپ کو اصل بحث سے ذرا اِدھر اُدھر نہ ہونے دینگے بات صاف ہے۔ آپ نے ۶ر جنوری ۱۹۲۲ء کو ایک چیلنج دیا جس میں حلف کا ذکر نہ تھا پھر ہم نے منظوری دی۔ اس میں بھی حلف کا ذکر نہیں تھا۔ .. .. اس واسطے آپ کا کوئی حق نہیں کہ آپ نئے نئے مطالبات کریں۔ رہا آپ کا یہ لکھنا کہ میرے پہلے سوال کا بھی جواب دیا جائے۔ سو یہ تو العادۃ طبیعۃ ثانیۃ کے ماتحت ہر خط میں آپ دہراتے رہتے ہیں۔ ورنہ ہر دفعہ مفصلاً صاف اور صریح الفاظ میں جواب دیا گیا۔ جو ایک سوفی منش کے شخص کے لئے بھی تسلی بخش تھا۔ مگر آپ سنتے یہ الفاظ سمجھتے ہیں۔ اب پھر لکھا جاتا ہے کہ معاملہ بالکل صاف ہے کہ

آپ نے ۶ر جنوری ۱۹۲۲ء کو ایک چیلنج دیا۔ ہم نے منظور کیا۔ بلکہ امرتسر آ گئے۔ اور اب بھی امرتسر ہی میں موجود ہیں۔ سو آپ سے آپ کے اقرار کے مطابق مطالبہ کرتے ہیں کہ لاہور چلیں۔ اور مسلمہ فریقین شخص کے سامنے چیلنج اور اس کی منظوری رکھ دیں۔ پھر اپنی اپنی تائید میں دلائل پیش کریں اس کے بعد وہ شخص اگر یہ کہے گا۔ کہ قائم مقام الفضل نے آپ کے چیلنج مورخہ ۶ر جنوری ۱۹۲۲ء کو پورا کر دیا۔ جس میں آپ نے یہ جھوٹا الزام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لگایا ہے۔ کہ تحفہ گولڑویہ صفحہ کی روایت میں رجال (راز کے ساتھ تھا) جس کو مرزا صاحب نے اپنی فاسد غرض کی وجہ سے دجال (دال سے) لکھا ہے۔ تو وہ روپیہ ہم کو دیدیگا۔ ورنہ آپ کو واپس مل جائیگا۔ آپ ہی غور کریں۔ کہ اس سے بڑھ کر بھی صاف اور بین بات ہو گی۔ آپ نے چیلنج دیا۔ ہم نے منظور کیا۔ اور یہاں آ گئے۔ اب آگے لاہور چلنے کو تیار بیٹھے ہیں۔ آپ بھی تیار ہو جاویں۔ اور نیک نیتی سے مسلمہ فریقین شخص کے سامنے تمام ریکارڈ رکھ کر فیصلہ سن لیں۔ مولوی صاحب دیکھئے یہ مطالبہ کس طرح دیانت و امانت پر مبنی ہے۔ اس سے بڑھ کر کیا منصفانہ مطالبہ ہو گا۔ مولوی صاحب وہ دن یاد کیجئے جب زبان و قلم کی چالاکیاں کچھ کام نہ دینگی۔ اور خدا کے حضور ذرہ ذرہ بات کا حساب دینا ہو گا۔ [۱]

سچ سچ کہو اگر نہ بنا تم سے کچھ جواب
پھر بھی یہ منہ جہاں کو دکھاؤ گے یا نہیں

نصر اللہ خان۔ فضل الدین۔ سید محمد اسحق ۲/۱۵ - فروری ۱۹۲۲ء

۷ بخدمت چودہری نصر اللہ خان صاحب وغیرہ

ہر چند آپ کو سیدھی راہ پر لانے کے لئے میں نے کوشش کی۔ مگر آپ اپنی ہی ضد پر اڑے رہے لیجئے۔ اب میں ایک ہی مثال آپ کے گھر کی آپ کو سنا کر صرف ہست یا نیست میں جواب پوچھتا ہوں:۔

خلیفہ قادیان نے تحفہ پرنس کے لئے فی احمدی ایک آنہ چندہ مانگا ہے۔ کوئی منچلا احمدی کھوٹا آنہ جس کو وہ بھی کھوٹا جانتا ہو۔ اس چندے میں دے کر سبکدوش ہو سکتا ہے۔ اور خلیفہ صاحب کو کہہ سکتا ہے کہ آپ نے آنہ مانگا تھا۔ یہ نہیں کہا تھا کہ آنہ کھرا ہی ہو۔ بس ہاں یا نا میں جواب ہے۔ زیادہ نہیں ۲/۱۵۔ ابوالوفا ثناء اللہ

بسم اللہ ۸ بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب

آپ کے خط ۷ کا جواب یہ ہے کہ آپ نے ایک غلط مثال کہہ کر معاملہ کو طول دینا چاہا ہے۔ تین دن سے ہم بیٹھے ہیں۔ اور آپ اس معاملہ کو جس طریق سے فیصلہ ہونا چاہیئے۔ اِدھر اُدھر سے ٹالنا چاہتے ہیں۔ آپ کی مثال کا معاملہ متنازعہ سے مع واقعات اور بحث آپ کے چیلنج کے الفاظ کے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ اور نہ ہم نے اور آپ نے فیصلہ کرنا ہے۔ فیصلہ ایک شخص مسلمہ فریقین نے کرنا ہے۔ خط و کتابت بہت ہو چکی ہے۔ جس میں فیصلہ کنندگان کیلئے کوئی بات بھی مہمل نہیں رہی۔ جس کو مثالوں سے واضح کیا جائے۔ آپ ہاں یا نہیں جواب دیں کہ آیا آپ ۶ر جنوری ۲۲ء کے چیلنج مندرجہ اہلحدیث مع ہماری منظوری کے فیصلہ کیلئے شخص مسلمہ فریقین کے سپرد کرتے ہیں یا نہیں۔

نصر اللہ خان وکیل۔ فضل الدین پلیڈر۔ میر محمد اسحق مولوی فاضل

بخدمت چودہری نصر اللہ خان صاحب وغیرہ۔

میں آپ کے سوال کا جواب ہاں میں دیتا ہوں۔ یعنی میں اپنے چیلنج مندرجہ اہلحدیث ۶ر جنوری کا مع اسکی تشریح جو کہ ملحقہ کی گئی ہے۔ [۲] فیصلہ کرانے کو تیار ہوں۔ چنانچہ اس کے فیصلہ کیلئے حسب طلب آپ صاحبان کے مبلغ تین سو رکھوا بھی دئے۔ دیکھئے میری صفائی کہ آپ کے سوال کا جواب کیسا ہاں میں دیا۔ بس آپ بھی میرے سابق سوال کا جواب ہاں یا نہ میں عنایت کریں۔ آپ کا ضمیر خوب جانتا ہے کہ میری مثال کو تعلق ضرور ہے اچھا آپ بے تعلق جان کر بھی نظر عنایت سے مثال مذکور سابقہ کا جواب عنایت فرما دیں ۲/۱۵۔ ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

۹ بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب

آپ کا رقعہ ۸ ملا۔ آپ نے ۶ر جنوری کو ایک چیلنج احمدی جماعت کو دیا۔ ہم نے الفضل مورخہ ۹ر جنوری ۱۹۲۲ء کو منظوری کا اعلان کیا۔ اور مسلمہ فریقین شخص ہمیشہ چیلنج اور

---

[۱] پہلے سردار خان لکھ دیا۔ حواس باختگی کا ثبوت۔

[۱] بندۂ خدا عقل سے کام لو۔ ایک شخص اپنے بھائی کو ایک روپیہ کا کریانہ لینے بھیجتا ہے۔ اور ایک آنہ میں سے کھوٹا نکل آتا ہے تو وہ اپنے بھائی کو جعلساز نہیں کہیگا۔ [۲] یہ اضافہ کیا؟ کیا اسی ۶ر جنوری کے اہلحدیث میں یہ تشریح درج ہے، یا بعد میں کی گئی؟

منظوری میں فیصلہ کرتا ہے۔ اسی طرح آپ ہمارے پیش کردہ اصحاب میں سے کسی صاحب کی تعیین کردیں۔ تو وہ مسلمہ فریقین ہو کر اسی امر کا استحقاق رکھے۔ کہ وہ چیلنج اور اس کی منظوری پر فیصلہ کرے۔ امید کہ آپ بواپسی پیش کردہ اصحاب میں سے کسی صاحب کی تعیین کر کے اطلاع دینگے۔ رہا معاملہ مثال کا۔ سو آپ اپنی تائید میں مسلمہ فریقین کے سامنے بیشک پیش کریں وہاں ہی ہماری طرف سے جواب دیا جائیگا۔

نصر اللہ خان وکیل۔ فضل الدین پلیڈر۔ میر محمد اسحٰق

۸ بخدمت چودہری نصر اللہ خان صاحب وغیرہ

آپ شاید قادیان سے دلیل معلق ہو کر آتے ہیں اسی لئے میرے کسی سوال کا جواب نہیں دیتے۔ میں تو آپ کے ہر سوال کا جواب دے چکا۔ اچھا آپ اتنا ہی جواب دیجئے۔ کہ آپ صحیح چھاپہ کی کتاب پیش کرینگے یا غلط کی۔ پس اتنے سوال کے حل ہونے کے بعد روپیہ کسی مسلمہ امین کے پاس رکھا جائیگا۔ ۱۳/۲

ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

۹ بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔

آپ کا رقعہ ۸ ملا۔ آپ پوچھتے ہیں کہ آپ صحیح چھاپہ کی کتاب پیش کرینگے یا غلط کی۔ اس کے جواب میں لکھا جاتا ہے کہ متنازعہ فیہ حوالہ اس کتاب سے دکھا دینگے۔ جس کتاب کا ذکر آپ کے چیلنج مورخہ ۶ر جنوری ۱۹۳۳ء کے مندرجہ ذیل الفاظ میں ہے۔ جو یہ ہیں:-

"اگر تم مرزا صاحب قادیانی کی روایت مندرجہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۱ کسی کتاب سے دکھاؤ۔ تو لدھیانہ کا تین سو روپیہ تم سے لیا ہوا واپس کرنے کا وعدہ لکھا لو"

پس آپ کے چیلنج میں جس کتاب کا ذکر ہے اسی کتاب سے ہم حوالہ دکھا دینگے۔ اب تو امید ہے کہ آپ کو تسلی ہو جائیگی۔ اور آپ ہمارے پیش کردہ اصحاب میں سے کسی صاحب کی تعیین کر کے مطلع کرینگے۔ اگر آپ اس کے بعد بھی تعیین نہ کرینگے۔ تو سمجھا جاویگا۔ کہ آپ اس معاملہ کے تصفیہ سے گریز کرنا چاہتے ہیں۔ اور جو چیلنج ۶ر جنوری کے اہلحدیث میں آپ نے دیا تھا۔ آپ اس سے پھر گئے ہیں۔ ۷ر فروری ۱۹۳۳ء

نصر اللہ خان وکیل۔ فضل الدین پلیڈر۔ میر محمد اسحٰق

۹ لہ الحمد

بخدمت چودہری نصر اللہ خان وغیرہ

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو ؛ از شمایک تن نشد اسرار جو

میں بہت خوش ہوں کہ آپ میرے مطالبہ کے مطابق تجویز دینے پر تیار ہیں پس سنئے میں آپ کو نہایت راستی کی بات بتاؤں۔ جسکا انکار کرنے سے آپ زمین و آسمان کی مخلوق بلکہ خود خالق کے سامنے جوابدہ ہونگے۔ وہ یہ ہے۔ کہ کسی کتاب میں اگر کوئی سطر یا فقرہ یا کوئی لفظ غلط ہو۔ .... تو وہ لفظ درحقیقت اس کتاب کا نہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں بجائے خَرَّ مُوسٰی کے خَرَّ عیسٰی لکھا ہو۔ تو ساری دنیا یہی کہیگی۔ کہ یہ لفظ (خَرَّ عیسٰی) قرآن میں نہیں ہے۔ گو اس دعوے کی تائید میں کوئی سند پیش کرنے کی حاجت نہیں۔ تاہم میں آپ کو حدیث من غشنا فلیس منا کے فلسفہ پر توجہ دلاتا ہوں۔ کیا آپ لوگ اس اصول کو مانتے ہیں۔؟ مہربانی کر کے یوم الجزا کو یاد کر کے صحیح جواب دیں یوم ینفع الصادقین صدقھم

ابو الوفاء ثناء اللہ ، ۱۳/۲ بوقت شب ۹ بجے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

۱۰ مولوی ثناء اللہ صاحب!

آپ کا رقعہ ۹ ملا۔ آپ خَرَّ مُوسٰی اور خَرَّ عیسٰی کی مثالوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ حالانکہ یہ مثال بھی آنہ کی مثال کی طرح ہے معاملہ متنازعہ فیہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتی اور ہماری طرف سے اس کا بھی پہلے کی طرح صاف لفظوں میں جواب لیجئے کہ آپ نے چھ جنوری کو ایک چیلنج دیا وہ اب تک موجود ہے اور دنیا دیکھ سکتی ہے۔ پھر اس چیلنج کی منظوری ہماری طرف سے دی گئی اور وہ بھی شائع شدہ ہے۔ اور ہر شخص پڑھ سکتا ہے اب منصفانہ طریق تو یہ تھا کہ آپ ایک شخص کو فیصلہ کرنے کے لئے معین کرتے تاکہ وہ مسلمہ فریقین کی حیثیت کیساتھ آپ کے چیلنج اور ہماری منظوری کو پڑھکر فیصلہ کرتا کہ قائم مقامان الفضل نے آپ کے مطالبہ کو پورا کیا یا پورا نہیں کیا۔ اور اس طرح پر اس معاملہ کا خاتمہ ہو جاتا۔ مگر آپ چونکہ میدان مقابلہ میں آنا نہیں چاہتے۔ کبھی کہتے ہیں کہ تم قسم کھاؤ کہ یہی الفاظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دہان مبارک سے نکلے تھے کبھی یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ کھوٹے آنہ کی مثال حل کرو۔ کبھی یہ اصرار ہے کہ خَرَّ مُوسٰی اور خَرَّ عیسٰی کی مثالوں کو واضح کرو۔ حالانکہ یہ سب باتیں غیر متعلق ہیں اور وقت کو ضائع کرنے والی ہیں آپ کبھی واعظ بنکر اتقوا اللہ اتقوا اللہ کے الفاظ لکھے جاتے ہیں۔ حالانکہ آپ اس معاملہ میں صریحاً تقویٰ اور دیانت کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں۔ اگر آپ کو تصفیہ منظور نہ تھا تو چیلنج ہی کیوں دیا تھا۔ اور اگر اب بھی چیلنج واپس لینے کا منشا ہو تو صاف لفظوں میں تحریر کردیں ہم بھی آپ کو مجبور نہ کرینگے۔ بلکہ آپ کو ایک نوشتہ لکھدینگے۔ کہ چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے چیلنج کو واپس لیتے ہیں۔ اس لئے ہم بھی اب ان سے روپیہ کا مطالبہ نہیں کرتے۔ آج ہم کو چوتھا روز ہے۔ مگر آپ کسی طریق سے بھی فیصلہ کی طرف نہیں آتے اس لئے آپ کی تمام باتوں اور استفساروں کا فیصلہ کن جواب یہ ہے اسکو اگر پہلے نوٹ نہیں کیا۔ تو اب کریں اور وہ یہ ہے کہ ایک آپ کا چیلنج ہے۔ جو چھ جنوری ۱۹۳۳ء کو شائع ہوا اور ایک ہماری منظوری ہے جو ۹ر جنوری ۱۹۳۳ء کو شائع ہوئی اب آپ کا فرض ہے کہ اب کسی مسلمہ فریقین کے پاس چلیں۔ اور اپنا چیلنج اسکو دکھائیں ہم اسکو منظوری کی عبارت دکھائیں گے پھر آپ اور ہم اپنی اپنی تائید میں تقریر کر سکتے ہیں۔ جس کے بعد وہ شخص فیصلہ کر دیگا۔ کہ چیلنج کا مطالبہ پورا کیا گیا۔ یا نہیں اور یہ جو آپ خط و کتابت میں مثالیں وغیرہ پیش کرتے ہیں یہ سب وہاں پیش کردیں۔ وہاں سب کا فیصلہ ہو جاوے گا عجیب بات یہ ہے کہ جو دلائل یا وجوہات مسلمہ فریقین شخص کے سامنے بیان کرنے چاہیں۔ وہ آپ بغیر اسکی تعیین کے ہمیں لکھتے ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ اس معاملہ کا تصفیہ نہیں چاہتے۔ ..... اور ہمارا وقت ضائع کرنا چاہتے ہیں اس لئے اس خط میں اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ آپ کی دعوت پر ہم ۵ر فروری کو امرتسر پہنچ گئے۔ اور چار روز سے امرتسر میں ہی ہیں۔ مگر چونکہ آپ فیصلہ کی طرف نہیں آتے۔ اس لئے آج

ہم واپس قادیان جاتے ہیں۔ اور خط و کتابت کا سلسلہ یا اور کوئی کارروائی جو مناسب سمجھی گئی۔ وہ خود الفضل کے مہتممان آپ سے کر لینگے۔ مگر ہم کو ہمیشہ یاد رہیگا کہ آپ چیلنج دیکر اسکو واپس بھی لے لیا کرتے ہیں۔ اس خط کے ہمراہ آپ کا رقعہ نمبر ۹ بھی واپس ہے۔ کیونکہ اس پر آپ کے دستخط ثبت نہیں۔ دستخط ثبت کرکے واپس کر دیں۔

نصر اللہ خان وکیل۔ فضل الدین پلیڈر۔ سید محمد اسحق۔

۸۔ فروری ۱۹۲۱ء

عنا بخدمت چوہدری نصر اللہ خان صاحب وغیرہ

آپکا رقعہ عنا آج صبح بوقت ۸ بجے درس قرآن کے وقت ملا۔ میں آپ کو صاف لفظوں میں لکھتا ہوں۔ وکفی باللہ شہیدا۔ میں فیصلہ حدیث کرانے پر تیار ہوں۔ مگر آپ مرزا صاحب کی غلطی پر پردہ ڈالکر ناحق خود بھی غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ گفتگو کے اصول[1] طے کرکے ہم منصف کے سامنے پیش ہوں۔ تاکہ ان کے سامنے اپنا اور ان کا وقت ضایع نہ کریں۔ اس لئے میں آپ سے بار بار جو مختلف الفاظ میں پوچھ چکا ہوں۔ وہی اب پوچھتا ہوں۔ کہ آپ جو کتاب پیش کرینگے۔ اس میں اگر کوئی لفظ غلط لکھا ہوگا۔ جس کی غلطی کا ثبوت میرے ذمہ ہوگا۔ جس کو منصف[2] بھی غلط مان لیگا۔ تو آپ اس غلط کو مجرا دینگے؟* پس۔ اس کی ہاں یا نہ پر سارا مدار ہے۔ چوہدری صاحب دیکھئے کیسی صاف اور سیدھی بات ہے۔ میں کہہ رہا ہوں۔ لیکن ہمیں[?] سیدھے سوال کا جواب بھی آپ نہیں دیتے۔

ہاں یہ کیا آپ نے فرمایا کہ ہم آج قادیان جا رہے ہیں

کیا آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے ؎

از فراقت تلخ میگوئی سخن
ہر چہ خواہی کن ولے ایں یک مکن

ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری

۸/۲/۲۲ ۹ بجے

* یہ لفظ مولوی صاحب کا ہی ہے (الفضل)

[1] یہ بات تو ۲۶ جنوری کے اہلحدیث میں ہی طے ہو چکی ہے کہ روایت مندرجہ تحفہ گولڑویہ میں لفظ دجال کسی حدیث سے دکھانا ہے۔ اب کیسے اصول طے کرنے ہیں۔
[2] جب آپکو یقین ہے کہ منصف غلط مان لیگا تو پھر مسلمہ فریقین شخص کے سامنے کیوں اگر جاتے ہو۔ کئی دفعہ کہا گیا کہ یہ دلائل اپنے تہ کر رکھو۔ وہیں پیش کرلینا۔

اس خط و کتابت سے صاف ظاہر ہے کہ مولوی ثناء اللہ پہلے اپنے قول سے پھرا۔ پھر قدم بقدم ہٹا۔ اور آخر میدان مبارزت سے دُم دبا کر بھاگا۔ لیکن ہم بھاگنے نہیں دینگے۔ اور اپنے شکار کو گھیر کر زد پر لائینگے۔ اس لئے مندرجہ ذیل چار تجویزیں پیش کرتے ہیں:۔

۱۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے چیلنج کے الفاظ بدلنا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ ان خطوط سے ظاہر ہے۔ تو وہ پہلے اس غلطی کا اقرار کریں کہ ۲۶ جنوری کے اہلحدیث میں جو میں نے حضرت مرزا صاحب کو واضع حدیث اور من کذب علی متعمداً کا مصداق لکھا ہے۔ یہ میری غلطی تھی۔ اور اس کے بعد وہ چھاپے کی غلطی اور مسند و مخرج سے صحت روایت کا اعتراض پیش کریں۔ کیونکہ ۲۶ جنوری کے اہلحدیث کی بناء پر ان کو اس قسم کی بحث کا حق حاصل نہیں اس چیلنج کی بناء پر تو ہمارے ذمہ صرف یہ بات عائد ہوتی تھی۔ کہ ہم کسی کتاب (حدیث) سے رجال کی بجائے دجال یختلون الدنیا بالدین دکھا دیں۔ جس کے دکھلانے کے لئے پہلے بھی تیار تھے۔ اور اب بھی تیار ہیں۔

۲۔ ہم تین سو روپیہ انعام رکھتے ہیں۔ اگر مسلمہ فریقین شخص یہ حلفیہ فیصلہ دے۔ کہ ۲۶ جنوری کے اہلحدیث کے چیلنج کے یہ معنے ہیں۔ جو اب مولوی ثناء اللہ صاحب بیان کر رہے ہیں۔ تو یہ روپیہ انہیں دیدیا جائیگا۔

۳۔ حاجی نور احمد صاحب امرتسری (راہین ثنائی) موکد بعذاب قسم کھا کر کہدیں۔ کہ اس چیلنج کا یہی منشاء ہے۔ جو اب مولوی ثناء اللہ صاحب بتا رہے ہیں۔ اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹ بولتا ہوں۔ تو مجھ پر اور میری بیوی بچوں پر خدا عذاب نازل کرے۔ تو ہم رفع نزاع کے لئے مان لینگے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب پہلے چیلنج سے پھرے نہیں۔ اور نتیجہ کا انتظار کرینگے۔

۴۔ مولوی ثناء اللہ صاحب حلفیہ موکد بعذاب اعلان کریں کہ جو شخص کسی کتاب سے کوئی حدیث نقل کرے اور منقول عنہ میں کوئی غلطی ہو۔ تو نقل کرنیوالا اصطلاح ائمہ محدثین میں واضع حدیث اور دجال کہلاتا ہے۔

اگر چاروں باتوں میں سے ایک بات بھی نہ ہوئی تو مذہبی دنیا گواہ رہے کہ ثناء اللہ نے مقابلہ سے نہ صرف فرار کیا بلکہ اپنی بطالت پر اپنے ہاتھوں مہر لگا دی اور اپنی گردن کبر پر خود چھری پھیر لی۔ اکمل قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ڈائری

(۱۰ر دسمبر ۱۹۲۱ء - بعد نماز عصر)

فرمایا:۔ کہ دوست بیٹھیں۔ ایک نکاح ہے

خطبہ مسنونہ پڑھنے کے بعد فرمایا۔ کہ نکاح کا معاملہ جیسا نازک اور اہم معاملہ ہے۔ دنیاوی معاملات میں ایسے معاملات کم نازک ہوتے ہیں۔ نکاح میں مرد و عورت پر ایک بھاری ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ لوگ اسکو اتنا محسوس نہیں کرتے۔ جس قدر وہ ہوتی ہے۔ کیونکہ جتنا محسوس کرتے ہیں۔ وہ بہت ادنی ہے۔ اور درحقیقت وہ اس سے بہت بڑی ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہم دیکھتے ہیں کہ تمام دنیا میں ایک مخفی ارادہ کام کرتا نظر آتا ہے۔ جس کو دہریوں کے نقطوں میں ایک قوت کہہ سکتے ہیں۔ ہم اس بحث میں اسوقت نہیں پڑینگے کہ وہ قوت ہے یا ارادہ ہے یا اور کیا ہے بہرحال ایک منشاء ہے۔ جس کا دہریہ بھی منکر نہیں ہو سکتا۔ کہ جس سے انسان کی زندگی کو قائم کیا جاتا ہے۔ خواہ اس کو عیسائیوں کی طرح یوں کہا جائے کہ چھ ہزار سال سے یہ سلسلہ شروع ہوا ہے۔ خواہ دوسرے لوگوں کی طرح یہ کہا جائے۔ کہ لاکھوں سال کی ترقی کے بعد آہستہ آہستہ یہ حالت ہوئی ہے۔ خواہ جس طرح ہمارے صوفیاء نے کہا ہے۔ کہ ترقی و نشو و نما تدریجی ہے۔ قرآن کریم میں جن ایام کا ذکر ہے۔ وہ یہ نہیں جو ہم سمجھتے ہیں۔ بلکہ اور ہیں۔ جو لاکھوں سال تک ہیں چنانچہ ایک تغیر کے متعلق حضرت محی الدین ابن عربی صاحب اپنا کشف لکھتے ہیں۔ کہ وہ تغیر تین لاکھ سال میں ہوا۔ کیڑے سے نہیں۔ بلکہ یہ اعلیٰ تغیر ہے جس کا نتیجہ انسان ہے تین لاکھ سال میں ہوا ہے جب انسان اس درجہ پر پہنچ گیا۔ تو اس لمبے عرصہ میں اور کوئی تغیر انسان میں نظر نہیں آتا۔ جس سے معلوم ہوا کہ دنیا کی ترقیاں انسان پر ختم ہو گئی ہیں ؛

قاعدہ ہے۔ کہ جب مدعا حاصل ہو جائے تو کام کو بند کر دیا جاتا ہے۔ اسلئے اگر انسان کے آگے کوئی

اور اسطلے درجے کے انسان بنا ہوتے ۔ تو یہ تغیر ضرور ظاہر ہوتا۔ لیکن چونکہ کوئی تغیر اس لمبے عرصہ میں نہیں ہوا اس لئے معلوم ہوا ۔ کہ یہ غرض پوری ہو گئی ہے ۔ مگر خیال ہو سکتا ہے ۔ کہ انتظار کرنا چاہیئے ۔ تغیر تو ہو گا ۔ مگر لمبے عرصہ کے بعد ہم کہتے ہیں ۔ کہ چونکہ خدا تعالیٰ کا کلام اپنی پوری شان کے ساتھ نازل ہو چکا ہے اسلئے ہمیں معلوم ہو گیا ۔ کہ اور کوئی تغیر نہیں ہو گا ۔ اب تو یہی منشاء ایزدی ہے ۔ کہ جس طرح پر اب نسل انسانی چلائی جا رہی ہے ۔ اسی طرح چلائی جائے ۔ سورج اور چاند اور ستاروں کی حرکتیں ۔ ہوا کا چلنا ۔ موسموں کے تغیرات ۔ زمین کے اثرات کا ظہور ۔ لاکھوں پرندوں کی پیدائش ۔ نباتات و جمادات کا وجود ۔ ان سب کی غرض یہ ہے کہ انسان پیدا ہوں ۔ اور قائم رہیں ۔ دو صورتیں تھیں (۱) ایک تکمیل شریعت (۲) انسان کا قیام تکمیل شریعت ہو چکی ۔ اور اب جب تک یہ فیصلہ نہ ہو ۔ کہ انسان کو مٹا دیا جائے ۔ یہی قدرت کا منشاء ہے کہ انسان کو قائم رکھا جائے ۔ کیونکہ انسان کا دل خدا تعالیٰ کا عرش ہے ۔ جس پر اس کا کلام نازل ہوتا ہے ۔

اب دیکھو کہ نکاح کیا ہے ۔ یہ تغیر جو لاکھوں سالوں کے درمیان ہوا ۔ اور بے شمار زندگیوں کو کروڑ در کروڑ ۔ سنکھ در سنکھ ۔ بلکہ جن کے گننے کے لئے ایک بے شمار زمانہ کی ضرورت ہے ۔ اتنی زندگیوں کے فنا کے بعد انسان پیدا ہوا ۔ نکاح کی غرض یہ ہے کہ انسان جو اتنے بڑے اور اہم تغیر کے بعد پیدا ہوا ۔ اس کی نسل کو آگے چلایا جائے ۔ پہلے انسان کس طرح پیدا ہوا ۔ اس کی بحث کی ضرورت نہیں ۔ اب انسانی پیدائش کا ذریعہ نکاح ہے ۔ یعنی ایک مرد اور ایک عورت کا ملنا جس سے بچے پیدا ہوتے ہیں ۔

بظاہر نکاح معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے ۔ مگر درحقیقت اس لاکھوں سال کے تغیر کے قیام اور نسل انسانی کی افزائش کے لئے ہے ۔ اسی کے لئے عورت و مرد ملتے ہیں ۔ اسی غرض کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے نکاح ہوتا ہے ۔ اور یہ اتنا اہم معاملہ ہے ۔ کہ خدا کے تعلق کے بعد دوسرے نمبر پر ۔۔ اس کا پورا کرنا اور اسکی حفاظت کرنا ہے ۔ شریعت نے دو حقوق رکھے ہیں ۔ ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد ۔ گویا نکاح دوسرے پاؤں کی حیثیت رکھتا ہے ۔ شریعت نے اسکو اتنا اہم رکھا ہے ۔ مگر بہت لوگ ہیں ۔ جو اسکی اہمیت کو نہیں سمجھتے ۔ اور ان فوائد کو حاصل نہیں کرتے ۔ جو اس میں رکھے گئے ہیں ۔ ان کی مثال اس نادان بچے کی ہے ۔ جس کو ایک خوبصورت ہیرا ملتا ہے ۔ مگر وہ اسکی قدر و قیمت کو نہیں جانتا ۔ اسلئے ایک روپیہ بھی اسکی اگر قیمت ملے ۔ تو دینے کو تیار ہو جاتا ہے ۔ لیکن اگر اسکو معلوم ہو جائے ۔ تو دس ہزار روپیہ قیمت پر بھی نہیں دیگا ۔ پس چونکہ عموماً لوگوں کو نکاح کے معاملہ کی اہمیت معلوم نہیں ۔ اسلئے وہ فوائد بھی حاصل نہیں کر سکتے ۔ اسلئے ضروری ہے ۔ کہ ہماری جماعت کے لوگ نکاح کے مطالب کو سمجھیں ۔ اور اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں ۔

۱۷ دسمبر ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر

مسلمانوں کا فوجوں میں داخل ہونا

جناب حافظ روشن علی صاحب نے مسلمانوں کی طرف سے جو یہ سوال اٹھتا ہے ۔ کہ سرکاری فوج میں بھرتی ہونا ناجائز ہے ۔ کہ اس سے دوسرے مسلمانوں کو قتل کرنا پڑتا ہے ۔ اس کے متعلق سوال کیا ۔ اور عرض کیا کہ اگر اسپر عمل ہو ۔ تو کسی بھی حکومت کی فوج میں کوئی مسلمان بھرتی نہیں ہو سکتا ۔ خواہ وہ ترکوں کی ہو یا افغانوں کی ۔

فرمایا ۔ اس سوال کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ۔ اور دوسرے یہ امور سیاسیہ ہیں ۔ مسلمان ہمیشہ سے اس بارے میں ایک دوسرے کو قتل کرتے آئے ہیں ۔ اور آیندہ بھی کرتے رہینگے ۔

ایک رؤیا

فرمایا ۔ کہ میں نے غالباً آج ہی رات کو رؤیا دیکھی ہے ۔ میں نے حضرت صاحب کو رؤیا میں دیکھا ۔ چند پیغامی بھی گرد بیٹھے تھے ۔ میں بھی مجلس میں تھا ۔ پیغامیوں نے سوال کیا ۔ کہ مسلمانوں کا مسلمانوں کو قتل کرنا کیسا ہے ۔ میں ان کے اس سوال سے گھبرا گیا اسلئے کہ میں نے سمجھا کہ انہوں نے اس طرح مجھ پر چوٹ کی ہے ۔ اور فتویٰ اس طرح بعنوان تمام شرائط اور صورت مسئلہ کو پیش کرنے لگے تے رہے ہیں ۔ ممکن ہے حضرت صاحب اسکے متعلق کوئی ایسی بات فرمائیں ۔ جس کو یہ لوگ ہمارے خلاف مشہور کرتے پھریں ۔ میں اپنی جگہ سے اٹھا ۔ اور حضرت صاحب کے قریب آیا ۔ اور اسوقت حضرت صاحب کی شکل بدلکر والدہ کی شکل ہو گئی ۔ اگرچہ شکل والدہ کی ہے ۔ مگر میں آپ کو حضرت صاحب ہی سمجھتا ہوں ۔ یہ بات عطوفت پر دلالت کرتی ہے ۔ اور عرض کیا ۔ کہ سمالی لینڈ میں جس طرح جنگ حضور کے زمانہ میں ہوئی تھی ۔ اور احمدی گورنمنٹ کی فوج میں بھرتی ہو کر مسلمانوں سے لڑے تھے ۔ حافظ صاحب سے خطاب کر کے فرمایا کہ اسوقت میں نے آپ کے بھائی ڈاکٹر رحمت علی صاحب ہی کا نام لیا ۔ اور عرض کیا کہ آپ نے گورنمنٹ کی وفاداری کی تعلیم دی ہے اس کے مطابق ہی میں کام کرتا ہوں ۔ اسپر مسیح موعود نے فرمایا ۔ "یہی میرا مسلک ہے ۔" جنگ سے دنیا کو بچانے کے متعلق فرمایا کہ اسکے دو طریق ہیں ۔ کہ یا تو تمام دنیا اسلام کے جھنڈے کے نیچے آجائے ۔ یا دنیا کے دل میں جنگ کے خلاف جذبہ پیدا کیا جائے ۔

۱۸ دسمبر ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر

مولویوں کی بغاوت اور اسلام

مولوی سید محفوظ الحق صاحب علمی نے عرض کیا کہ جمعیۃ العلماء نے ریزولیوشن پاس کیا تھا ۔ کہ موپلا لوگ جو زبردستی لوگوں کو مسلمان بنا رہے ہیں ۔ ان کا یہ فعل اسلام کے خلاف ہے ۔ کیونکہ اسلام دین کے بارے میں جبر سے منع فرماتا ہے اس طرح انھوں نے اپنے اس عقیدہ کو خود باطل کر دیا جو کہتے ہیں ۔ کہ مسیح آکر زبردستی لوگوں کو مسلمان بنائیگا ۔

فرمایا ۔ اس قسم کا مضمون لکھا جائے ۔ کہ غیر احمدیوں کے نزدیک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں ۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ پر نازل ہونے والی شریعت کا فتویٰ تو یہ ہے ۔ کہ دین کے معاملہ میں جبر نہیں ہے ۔ لیکن اس کے مقابلہ میں انہی غیر احمدی مولویوں کا فتویٰ یہ ہے ۔ کہ آخری الایام مسیح ان فتووں کی موجودگی میں جبراً لوگوں کو اسلام میں داخل کریگا ۔ یعنی موسوی شریعت کے مطابق کام کریگا ۔ جس کا کہ وہ خادم تھا ۔ کیونکہ یہ حضرت موسیٰ ہی کی شریعت کا حکم ہے کہ مخالفوں کو

بالکل منسوخ کر دینا چاہیئے۔ گویا ان غیر احمدی مولویوں کے نزدیک خاتم النبیین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہیں۔ بلکہ مسیح ناصری ہے۔ جو آپ کی شریعت کو منسوخ کردیگا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ وہ مسیح جس کے یہ لوگ منتظر ہیں۔ اگر اسلام کی خدمت نہیں کریگا۔ بلکہ عیسائیت اور یہودیت کو قائم کریگا۔

ایک نظم پڑہی جانے کے بعد مولوی سید ابو محمد محفوظ الحق صاحب سے فرمایا۔ کہ مدت سے آپ کا کلام نہیں سنا اسپر مولانا نے ایک لطیف نظم سنائی۔ جمیں اس شعر کو تضمین کیا گیا تھا۔

در بار عام گرم ہوا اشتہار دو
حق و بشر سلام کو آئیں پکار دو

اور عرض کیا کہ اس کو دو مختلف حصوں میں تضمین کیا تھا۔ ایک الفضل میں چھپ چکا ہے دوسرا جو وہ بھی چھپ چکا ہے) کلکتہ میں جاکر یہی نظم لکھی تھی۔ اس کے بعد کوئی نظم نہیں لکھی گئی۔ فرمایا کیا کلکتہ کی آب و ہوا شاعری کے موافق نہیں۔

۲۰ر دسمبر ۱۹۳۱ء۔ بعد نماز ظہر

نبی منصوبے باز نہیں ہوتے

ایک سیاسی ذکر کے دوران میں فرمایا۔ کہ حضرت صاحب کے پاس ایک غیر احمدی آیا۔ اور اس نے کہا کہ دعوٰی سے پہلے آپ مولویوں کو جمع کرتے۔ اور اسلام کی حالت اور عیسائیوں کی شرارت کا حال بیان فرما کر ان سے چارہ کار پوچھتے۔ وہ خود آپ سے پوچھتے۔ کہ آپ ہی بتائیں کہ کیا جائے۔ اور آپ اسوقت وفات مسیح کا مسئلہ پیش کرتے۔ اسوقت مولوی صاحبان مان لیتے اور پھر اس طرح اپنے دعوٰی کے متعلق مشورتاً ان سے پوچھتے۔ کہ امت محمدیہ سے ہی کوئی شخص آنا چاہیئے۔ اور وہ مولوی لوگ سمجھتے کہ آپ ہی۔ اس کے اہل ہیں۔ اسطرح کوئی فتنہ نہ ہوتا۔

مولوی سید محفوظ الحق صاحب نے عرض کیا کہ جب اس شخص نے حضرت صاحب سے وہ بات کہی تو حضور نے اس کا کیا جواب دیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر انسانی مشورہ (منصوبہ) ہوتا۔ تو میں ایسا ہی کرتا +

تبلیغ کے متعلق تجاویز

شیخ عبد الحکیم صاحب سکرٹری تبلیغ انبالہ نے ایک تجویز تحریر فرمائی ہے۔ جو باقی سکرٹری صاحبان کی اطلاع کیلئے میں اخبار میں شایع کرتا ہوں تاکہ جہاں جہاں ہو اس تجویز سے فائدہ اٹھایا جائے۔ رحیم بخش۔ ناظر تالیف و اشاعت

ہر علاقہ کے تین تبلیغی سکرٹری کم از کم دو ماہ کے اندر ایک دفعہ اپنی ایک میٹنگ کریں۔ جہاں وہ تینوں جمع ہوں۔ اور اس علاقہ کے متعلق تبلیغ کی سہولیت پر گفتگو کریں۔ اس سے دو فائدے ہونگے۔ (۱) ہر سکرٹری ایک دوسرے کو اپنے علاقہ کا کام بتائیگا اور مشکلات کے حل پر تینوں تجویز کرینگے (۲) تینوں چونکہ اسی غرض کیلئے ایک سفر اختیار کرینگے انکو محسوس ہوگا کہ وہ اس علاقہ کی تبلیغ کے لئے ذمہ دار ہیں۔ اور یہ بات انکو ہوشیار کرنے کے لئے ترغیب ہوگی۔ اگر تبلیغی سکرٹری صاحبان میں سے کوئی اشتہار شایع کرینگے۔ تو وہ دوسروں کو بھی بھیجدینگے۔ جو ان کے علاقہ میں شایع ہوگا۔ اور اس طرح ایک سلسلہ قائم ہو جائیگا۔ اس طرح ہر ایک علاقہ زیر تبلیغ رہے گا۔ اور کوئی جگہ خالی نہ رہے گی +

تریاق چشم

ہمارا ایجاد کردہ مجرب تریاق چشم بڑی محنت سے قلیل مقدار میں سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہو سکتا ہے (اس دفعہ کا نیٹے اب صرف چالیس خریداروں کیلئے باقی رہگیا ہے۔) جو امراض ذیل کے واسطے نہایت مفید اور تیر بہدف ہے

۱۔ککرے چاہے کتنے ہی سخت اذیت رساں اور دیرینہ ہوں

۲۔ دھند غبار خارش۔ شب کوری۔ آشوب ضعف بصارت بوجہ ککرہ ہو۔

۳۔ گرمی کی وجہ سے آنکھیں ابل کر نکلتی ہوں پھنسیاں (گونہ ترکیاں) نکلتی ہوں۔

۴۔ پلکیں گر گئی ہوں۔ آنکھیں سرخ رہیں۔ اور ککروں کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو جاویں۔ گیڈ اور پانی کثرت سے جاری رہے۔ شیرخوار بچہ سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ کیونکہ نباتات سے مرکب ہے۔

بہت سے معزز اشخاص کے (جو دیسی اور ڈاکٹری علاج کرا کر مایوس ہو چکے تھے۔) سارٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں جو بخوف طوالت درج نہیں کئے جاسکتے۔ صرف بطور نمونہ کے مندرجہ ذیل سارٹیفکیٹ برائے اطمینان و آگاہی پبلک درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ نقل ترجمہ انگریزی چٹھی مورخہ ۴؍۲۶ از جانب اسسٹنٹ سرجن جلالپور ڈسپنسری بخدمت صاحب سول سرجن ضلع گجرات میں مودبانہ عرض کرتا ہوں۔ کہ آنکھوں کیلئے خاکی رنگ کا پوڈر جو جناب نے اس ہسپتال میں ارسال فرمایا تھا اسکو مستر اشخاص پر جن کو ککروں وغیرہ کی شکایت تھی۔ استعمال کیا گیا۔ کامیاب ثابت ہوا۔ براہ کرم یہ دوائی اور بھیج دیا کیونکہ نہایت مفید ہے۔

۲۔ نقل ترجمہ انگریزی چٹھی مورخہ ۲؍۲۶ از جانب اسسٹنٹ سرجن کنجاہ ڈسپنسری بخدمت صاحب سول سرجن ضلع گجرات امراض کیلئے جو پوڈر چند دن ہوئے جناب نے اس ہسپتال میں ارسال فرمایا تھا۔ وہ اور ارسال فرمادیں۔ کیونکہ یہ بہت پر تاثیر ثابت ہوا ہے۔ اگر جناب کے پاس ہو تو اور روانہ فرمادیں۔

۳۔ نقل ترجمہ انگریزی چٹھی مورخہ ۲۶؍۲ از جانب صاحب سول سرجن ضلع گجرات

متذکرہ بالا نقول مرزا حاکم بیگ صاحب کے پاس ان کے اس پوڈر چشم کے متعلق جو انہوں نے مجھے برائے آزمائش ارسال کیا تھا۔ بھیج دیجادیں۔ دستخط صاحب سول سرجن گجرات

۴۔ نقل چٹھی ۲؍۲۶ آپ کا مرسلہ تریاق چشم میں نے آنکھ کے مختلف بیماروں یعنی بچوں۔ عورتوں۔ اور مردوں پر استعمال کیا۔ اور آنکھ کی مندرجہ ذیل بیماریوں میں اس کے استعمال کو نہایت مفید پایا۔ ککرے نئے ہوں یا پرانے تریاق چشم کے چند روز کے استعمال سے زائل ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں کی سرخی اور خارش کیواسطے اسکو نہایت مفید پایا۔ نیز آنکھوں کی دھند اور غبار کے دور کرنے میں بھی یہ دوائی نہایت مفید ثابت ہوئی ہے غرضیکہ آپکا ایجاد کردہ تریاق چشم مریضان چشم کیواسطے نعمت غیر مترقبہ ہے خاکسار ڈاکٹر برکت اللہ (احمدی) ریٹائرڈ سینیر سب اسسٹنٹ سرجن کوٹ فتح خاں ضلع اٹک (کیمبلپور)

۵۔ نقل ترجمہ انگریزی چٹھی میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے تریاق چشم آشوب چشم کے چند بیماروں پر استعمال کیا۔ اور مفید پایا۔ دستخط ڈاکٹر فضل شاہ گجرات (غیر احمدی) ایم۔ بی۔ ایل

۶۔ نقل از اخبار نور قادیان مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۲۱ء جناب مرزا حاکم بیگ صاحب نے اپنا ایجاد کردہ تریاق چشم میرے پاس بغرض ریویو بھیجا۔ مجھے قریباً سات سال سے ککروں کی شکایت تھی۔ میں نے اس سرمہ کو ککروں کیلئے مفید پایا۔ اور جہانتک میرا خیال ہے۔ نہ صرف ککروں کیلئے بلکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ اور مرزا صاحب موصوف اس تریاق چشم کے تیار کیلئے بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ شیخ محمد یوسف ایڈیٹر اخبار نور

۷۔ نقل خط قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل میری بھانجی کی آنکھوں میں ککرے تھے (آنکھیں بہت ہی خراب ہو چکی تھیں) ہر قسم کے علاج کئے بہت سا روپیہ خرچ کیا سفر بھی لمبے لمبے کئے۔ مگر فائدہ ندارد البتہ مرزا حاکم بیگ صاحب کا ایجاد کردہ سرمہ استعمال کرنے سے تیسرے دن ہی فائدہ دکھائی دینے لگا حتیٰ کہ دس دن میں پلکوں پر بال بھی اگ آئے۔ اگر سرمہ کا استعمال باقاعدہ رہا تو امید واثق ہے یہ مرض جڑ سے اکھڑ جائیگا۔ احباب بلا تامل اسے خریدیں۔ استعمال کریں۔ فائدہ اٹھائیں۔ دستخط محمد ظہور الدین اکمل قادیان ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان

۸۔ نقل چٹھی میرے بھانجے عزیز غضنفر الٰہی خلف میاں احسان الٰہی صاحب نائب تحصیلدار مظفر گڈھ کو دیرینہ شکایت نقص بصیرت بباعث ککروں کی تھی۔ آنکھوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ یونانی و انگریزی اطبار کا جالندھر ثانی سے متواتر دو سال معالجہ کرایا گیا۔ مگر ہر قسم کی ادویات نے غیر معمولی ناکامی کا ثبوت دیا۔ اب ناچار اپریشن کا مسئلہ زیر بحث تھا۔ کہ قدرتاً مرزا حاکم بیگ صاحب ساکن گجرات کا شہرۂ آفاق جلوہ نمودار ہوا۔ جن کے بلا مبالغہ مسلسل ہفتہ بھر کے علاج نے مسیحائی اعجاز دکھایا۔ اور ہر قسم کی تکلیف سے کلیۃً نجات ہو کر شفا ہوئی۔ اور بچہ جو دن کو بالکل پڑھنے سے معذور تھا۔ اب رات کو لیمپ کی روشنی میں بلاتکلف پڑھتا رہتا ہے۔ بڑی تعریف جو علاج میں دیکھی گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ بچے نے ایکدن بھی پڑھنا نہیں چھوڑا اور دوائی لگانے سے کوئی درد یا تکلیف بچے کو کبھی نہیں ہوئی حقیقت میں تریاق چشم ایجاد کردہ حاکم بیگ صاحب اسم بامسمیٰ ہے مرزا صاحب مذکور کا نہایت تہ دل سے شکر گذار ہو کر یہ چند حروف معہ مبلغ پچیس روپیہ بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کی برکت سے خلائق عام مرزا صاحب سے مستفیض ہو کر ان کے ثناخواں رہے مورخہ ۹؍۲۶ دستخط نظام الدین اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انجیر گجرات (غیر احمدی)

پس جھوٹا اشتہار دیکر ہم پبلک کو دھوکہ نہیں دینا چاہتے۔ بلکہ جھوٹا اشتہار دینے کو لعنتی کام سمجھتے ہیں۔ ہاں اگر خدا نخواستہ کسی صاحب کو تریاق چشم مفید ثابت نہ ہو تو ہم عہد شرعی و قانونی کرتے ہیں۔ کہ مریض کا حلفیہ تحریری بیان آنے پر باقیماندہ تریاق چشم کی قیمت واپس کرنے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ باقی ماندہ تریاق چشم ہمارے پاس پہنچ جاوے قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچ روپیہ صہ محصول وغیرہ (۶؍) بذمہ خریدار

المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گجرات گڈھی شاہدولہ صاحب پنجاب

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اشتہار

تجارتی مال یعنی گڈس ٹریفک کے محصولات میں تبدیلیاں

یکم اپریل ۱۹۲۳ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر تجارتی مال یعنی گڈس ٹریفک کے محصولات میں حسب ذیل ترمیم کی جائیگی۔ (الف) تمام قسم کا مال بجائے ۶ درجوں میں شمار کئے جانے کے جیسا کہ اب ہو رہا ہے۔ آیندہ دس درجوں میں منقسم کیا جائیگا۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر بھی درجہ بندی کو وہی ترتیب دیجائے گی۔ جو انڈین ریلویز جنرل کلاسی فکیشن آف گڈس (نمبر ۱۰) میں ظاہر کی گئی ہے۔ جن کی نقول برائے فروخت فروری ۱۹۲۳ء میں دفتر۔ صاحب سکرٹری انڈین ریلوے کانفرنس ایسوسی ایشن الہ آباد سے دستیاب ہونگی +

(ب) بنیادی اصول درجہ کے محصولات کے حسب ذیل ہونگے :۔

درجہ	فی من فی میل	درجہ	فی من فی میل	درجہ	فی من فی میل
اول	۳۸ر پائی	چہارم	۶۲ر پائی	ہفتم	۹۶ر پائی
دوم	۴۲ر ″	پنجم	۷۷ر ″	ہشتم	۱۰۴ر ″
سوم	۵۸ر ″	ششم	۸۳ر ″	نہم	۱۱۵ر ″
				دہم	۱۲۷ر ″

(ج) مفصلہ ذیل شیڈول ریٹ یعنی ذیل کی فہرست محصولات جو موجودہ شرح کو منسوخ کر کے آیندہ عمل میں آئیگی۔ حسب ذیل ہے :۔

نمبر فہرست	اصول فہرست	اشیاء جن پر شیڈول کے مطابق عملدر آمد ہوگا
الف	پائیاں فی من فی میل ۱۰۰ میل کے لئے ۲۰ر معہ زائد فاصلوں کے لئے ۱۷ر جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۲۰۰ میل تک کے لئے معہ زائد فاصلوں کے لئے جو ۲۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۵۰۰ میل تک کے لئے ۱۴ر معہ زائد فاصلوں کے لئے جو ۵۰۰ میل سے اوپر ہوں ۱۰ر معہ ٹرمینل محصول دو پائی فی من کے مقامی بکنگ کے لئے اور ایک پائی فی من پوری لائن کے لئے اور ۳ پائی فی من ٹرانسپشنٹ یعنی اتار چڑھاؤ کے محصول کے لئے جہاں لائن ختم ہوتی ہو +	ایشیز یعنے راکھ - سی سی او آر - ایل بیلٹ یعنے روڑے سی سی - او آر - ایل ہڈیاں - ہڈی کا برادہ - سی سی - او آر - ایل ہڈی کا بین - اینٹیں - سی سی - او آر - ایل چکیاں - پتھر - سی سی - او آر - ایل کوئلہ - ڈبلیو / ۳۰۰ بڑی لائن - ڈبلیو / ۱۶۰ چھوٹی لائن - او آر - ایل کردم اور چونہ (قلعی) - سی سی - او آر - ایل چونہ سیپیاں - چکنی مٹی - سی سی - او آر - ایل خالمیں - این او سی - سی سی - او آر - ایل فائر کلے یعنے پکی مٹی - سی سی - او آر - ایل لائم (چونہ) - سی سی - او آر - ایل چونہ پھونکنے کا کنکر - سی سی - او آر - ایل تمام قسم کے کھاد جنمیں وہ کھاد بھی شامل ہیں - جو کیمسٹری کے مطابق بنائے جاتے ہیں - ڈبلیو / ۲۰۰ بی جی - ڈبلیو / ۱۶۰ - این جی } این سی او آر چوبی کڑیاں جو کھلی ہوئی گاڑیوں میں لادی جائیں - ڈبلیو / ۳۰۰ } او آر ایل
ب	پائیاں فی من فی میل پہلے ۷۵ میل کے لئے ۲۵ر معہ زائد فاصلوں کیلئے جو ۷۵ میل سے اوپر ہوں اور ۴۰۰ میل تک کے لئے ۲۰ر معہ زائد فاصلوں کے لئے جو ۴۰۰ میل سے اوپر ہوں ۱۴ر معہ ٹرمینل محصول ۲ پائی فی من کے مقامی بکنگ کے لئے اور ۱ پائی فی من پوری لائن کے لئے اور ۳ پائی فی من ٹرانسپشنٹ یعنی اتار چڑھاؤ کے محصول کیلئے جہاں لائن ختم ہوتی ہو +	رولر سٹون - سی سی - او آر - ایل ریت سی سی - او آر - ایل دہات کا میل سی سی - او آر - ایل سلیٹ کے کھپڑے یا پٹیاں } سی سی او آر - ایل سوپ سٹون (کنکیا تاٹ) سی سی - او آر - ایل سُرخی (اینٹیں شکستہ) سی سی - او آر - ایل پتھر این او سی - سی سی - او آر - ایل عام کھپڑیلیں سی سی - او آر - ایل لکڑی گڑھی ہوئی / ″ غیر گڑھی ہوئی } کھلے جو چھکڑوں میں ڈبلیو / ۳۰۰ - او آر - ایل بینگل سٹون (کلینم یا خاش) سی سی او آر - ایل سیمنٹ سی سی - او آر - ایل کھریا مٹی - جلیم (کھڑیا مٹی) سی سی - او آر - ایل کچا لوہا - آئرن پگ - سی سی - او آر - ایل سنگ مرمر (روڑے یا ٹکڑے) سی سی - او آر - ایل سنگ مرمر ناتراشیدہ جنمیں کھردرے ڈھیلے یا پٹیاں بھی شامل ہیں } سی سی - او آر - ایل عام کچی دہاتیں - این او سی - سی سی - او آر - ایل پلستر سی سی - او آر - ایل
ج	پائیاں فی من فی میل پہلے ۱۰۰ میل کیلئے ۳۳ر معہ زائد فاصلوں کیلئے جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۲۰۰ میل تک کیلئے ۲۵ر معہ زائد فاصلوں کیلئے جو ۲۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۳۰۰ میل کیلئے ۱۸ر	چوکر ڈبلیو / ۳۰۰ او آر - ایل میدہ سی / ۳۰۰ - بی جی / سی / ۲۰۰ - این جی } او آر غلہ اور دالیں سوائے کراچی سے یا کالا باغ بنوں شاخ یا کلی مروت ٹانک کی شاخ پر

نمبر فہرست	اصول فہرست	اشیاء جنہیں شیڈول کے مطابق عملدرآمد ہوگا
	بمعہ زائد فاصلوں کیلئے جو ۳۰۰ میل سے اوپر ہوں ۵۰۰ میل تک کے لئے ۱۷ ار بمعہ زائد فاصلوں کیلئے جو ۵۰۰ میل سے اوپر ہوں ۱۲ ار جمع لوکل بکنگ میں ۶ پائی فی من ٹرمینل محصول اور تھرو بکنگ میں ۳ پائی فی من	غلہ والوں اور عام تخموں کی بھوسی۔ ڈبلیو ۳۰۰/ او آر ایل کھل (Oil Cakes) ۳۰۰/ ڈبلیو بی جی ۲۰۰/ ڈبلیو این جی۔ او آر ایل (Rag) چیتھڑے۔ این او سی ۲۰۰/ ڈبلیو۔ بی جی ۱۰۰/ ڈبلیو این جی۔ او آر۔ ایل نمک این او سی (۱) ۴۵۰/ سی کھیوڑا مارٹی انڈس اور درچھا سائڈنگ سے (S.G.) (۲) بھاری مقدار میں ۴۵۰/ ڈبلیو۔ او آر ایل از کھیوڑا اور (خ خ خ) از کراچی۔ سی سی۔ نیز عام سوائے از کراچی اور کالاباغ بنوں اور لکی مروت۔ ٹانک کہرگی سیکشنوں پر۔ تار ۴۰۰/ ڈبلیو او آر ایل۔ ۲۰۰/ ڈی ٹی ار
۷	پائیاں فی من فی میل پہلے ۱۰۰ میل کے لئے ۲۰ ار بمعہ زائد فاصلوں کے لئے جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۳۰۰ میل تک کے لئے ۱۳ ار بمعہ زائد فاصلوں کے جو ۳۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۷۰۰ میل تک کے لئے ۲۵ ار بمعہ زائد فاصلوں کے لئے جو ۷۰۰ میل سے اوپر ہوں ۱۶ ار بمعہ ٹرمینل محصول ۹ پائی فی من مقامی بکنگ کے لئے اور ۳ پائی فی من تھرو بکنگ کے لئے	جر کھار یا سجی کھار Soda ۳۰۰/ ڈبلیو۔ بی جی ۱۶۰/ ڈبلیو این جی او آر ایل بافس ۳۰۰/ ڈبلیو۔ بی جی ۱۶۰/ ڈبلیو۔ این جی او آر ایل سوڈا بائیکارب ۳۰۰/ ڈبلیو۔ بی جی ۱۶۰/ ڈبلیو این جی او آر ایل کاسٹک سوڈا ۳۰۰/ ڈبلیو۔ بی جی ۱۶۰/ ڈبلیو این جی او آر ایل قلمی دار سوڈا (Crystal Soda) ۳۰۰/ ڈبلیو۔ بی جی ۱۶۰/ ڈبلیو این جی او آر ایل
۸	پائیاں فی من فی میل بمعہ ٹرمینل محصول ۶ پائی فی من مقامی بکنگ کے لئے اور ۳ پائی فی من (Through Booking) تھرو بکنگ کے لئے	گڑ (Gagree) ۲۷۰/ ڈبلیو بی جی ۱۶۰/ ڈبلیو این جی او آر ایل پوٹاشیں ۳۰۰/ بی جی ۳۱۰/C این جی او آر ایل رال (دھونا اور رال) ۳۰۰/C بی جی جلو دھوپ (Rosin) ۳۰۰/C بی جی جلونے ۳۰۰/D ڈی آر جلانے کے لائق لکڑی
۹	فی چوپہیہ چھکڑا فی میل (الف) چوڑی پٹڑی کی لائن پر پہلے ایک سو میل کے لئے پائی آنے ۶-۳	(۱) کھلے چوپہیہ چھکڑوں میں

اصول فہرست	اشیاء جنہیں شیڈول کے مطابق عملدرآمد ہوگا
زائد از ۱۰۰ میل سے ۲۰۰ میل تک کے لئے پائی آنہ روپیہ ۹-۲-۰ زائد از ۲۰۰ میل کے لئے ۰-۲-۰ ہر ایک چوپہیہ گاڑی کے لئے کم از کم کرایہ ۵ روپیہ ہوگا	(۲) نارتھ ویسٹرن ریلوے کے چوپہیہ گاڑیوں میں جنہیں ۱۳۰۰ مکعب فٹ یا اس سے کم گنجائش ہو (۳) فارن (Foreign) ریلوے کے بند چوپہیہ گاڑیوں میں (جنہیں وہ گاڑیاں بھی شامل ہیں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی گئی ہیں) جنہیں وزن لیجانے کی گنجائش ۱۶ ٹن یا کم ہو — او آر ایل، ۲۵۰ خشک گھاس (بنڈلوں میں یا کھلا) سرکنڈے اور تنکے وغیرہ (۱) نارتھ ویسٹرن ریلوے میں بند چوپہیہ گاڑیوں میں جنہیں ۱۳۰۰ مکعب فٹ یا اس سے کم کی گنجائش ہو۔ — او آر ایل (۳) فارن ریلوے کی بند چوپہیہ گاڑیوں میں (جنہیں وہ گاڑیاں بھی شامل ہیں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی گئی ہیں) جن کی لیجانے کی طاقت ۱۶ ٹن یا اس سے کم ہو — ۱۲۵ چمڑے کے کمانے میں کارآمد اخیار این او سی چھلکے۔ پتے۔ سپاریاں یا میوہ جات جو چمڑہ کو کمانے میں کام آتے ہیں — او آر ایل، ۲۵۰
فی چوپہیہ گاڑی فی میل (ب) چھوٹی پٹڑی کی لائن پر (لوکل بکنگ) کالاباغ۔ بنوں۔ لکی مروت ٹانک۔ کہرگی۔ سیکشن۔ کوہاٹ۔ ٹل سیکشن پائی آنہ ۲-۱ جیکب آباد و کاشمور سیکشن پائی آنہ ۹-۱-۰ فی بوگی ویگن فی میل کالاباغ۔ بنوں۔ لکی مروت۔ ٹانک۔ کہرگی سیکشن ۶-۳-۰	ہیزم سوختنی یا جلانے کی لکڑی۔ او آر ایل خشک گھاس (بنڈلوں میں یا کھلا) او آر ایل سرکنڈے اور تنکے وغیرہ او آر ایل

اصول فہرست

کم از کم کرایہ

فی چوپہیہ گاڑی

کالاباغ - بنوں - لکی مروت
ٹانک - کہرگی سیکشن
کوہاٹ تھل سیکشن
پائی - آنہ - روپیہ
۳ - ۰ - ۰

جیکب آباد کاشمور سیکشن فی بوگی ویگن

کالاباغ - بنوں - لکی مروت
ٹانک کہرگی سیکشن
پائی - آنہ - روپیہ
۱۰ - ۰ - ۰

ج - چھوٹی پٹری سے بڑی پٹری پر فی میل اور اس کے راستے

	پائی	آنہ	روپیہ
پہلے ایک سو میل کیلئے	۹	۳	۰
زائد از ۱۰۰ میل سے ۳۰۰ میل تک	۹	۲	۰
زائد از ۳۰۰ میل	۲	۱	۰

مندرجہ بالا شرحات کا حسب ذیل طریق پر اطلاق ہوگا

کم از کم کرایہ

۱ - کالاباغ - بنوں - لکی مروت ٹانک کہرگی - کوہاٹ - تھل سیکشنوں کے سٹیشنوں سے بک کیئے جانے کی صورت میں فی تین چوپہیہ گاڑیاں

۲ - جیکب آباد کاشمور سیکشن کے سٹیشنوں سے بک کرانے کیلئے فی دو چوپہیہ گاڑیوں کے لئے۔

۳ - کالاباغ - بنوں - لکی مروت اور ٹانک کہرگی سیکشن کے سٹیشنوں سے بک کرانے کیلئے فی بوگی ویگن

ح

فی چوپہیہ گاڑی فی میل

	پائی	آنہ	روپیہ
پہلے ایک سو میل کیلئے	۳	۴	۰
زائد از ۱۰۰ میل سے ۳۰۰ میل تک کیلئے	۳	۳	۰
زائد از ۳۰۰ میل کے لئے	۶	۲	۰

کم از کم کرایہ ۱۰ روپیہ فی چوپہیہ گاڑی

اشیاء جنہیں شیڈول کے مطابق عملدرآمد ہوگا

ہیزم سوختنی (جلانیکی لکڑی) او آر - ایل

خشک گھاس (دباہوا یا نہ دباہوا) او آر - آیل

سرکنڈے اور تنکے او آر - ایل

جلانے کی لکڑی

۱ - نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ایسی بند گاڑیوں میں جن کے مال لیجانے کی حیثیت ۱۳۰۰ مکعب فٹ سے ۱۵۵۰ مکعب فٹ ہو۔

۲ - دوسری (فارن) ریلوے کی بند گاڑیوں میں (جنمیں وہ گاڑیاں بھی شامل ہیں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی ہوئی ہیں۔) جن کی مال لیجانے کی حیثیت ۱۶ اور ۲۰ ٹن کے درمیان ہو۔

او آر - ایل

چ

اصول فہرست

فی چوپہیہ گاڑی فی میل

	پائی	آنہ	روپیہ
پہلے ۱۰۰ میل تک کے لئے	۵	۰	۰
جمیع زائد فاصلوں کیلئے جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۳۰۰ میل تک کیلئے	۴	۰	۰
جمیع زائد فاصلوں کیلئے جو ۳۰۰ میل سے اوپر ہوں	۳	۰	۰

ایک چوپہیہ گاڑی کا کم از کم کرایہ ۱۰ روپیہ

اشیاء جنہیں شیڈول کے مطابق عملدرآمد ہوگا

گھاس خشک (دباہوا یا نہ دباہوا)

سرکنڈے اور تنکے (پھوس)

۱ - نارتھ ویسٹرن ریلوے کی بند گاڑیوں میں جن کی لے جانے کی حیثیت ۱۳۰۰ زائد سے لیکر ۱۵۵۰ مکعب فٹ تک ہو۔

۲ - دوسری فارن ریلوں کی بند گاڑیوں میں (جن میں وہ گاڑیاں بھی شامل ہیں۔ جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی ہوئی ہیں۔) جن کے لیجانے کی حیثیت ۱۶ ٹن سے ۲۰ ٹن تک ہو۔

جلانے کی لکڑی

۱ - نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ان بند چوپہیہ گاڑیوں میں جن میں ۱۵۵۰ مکعب فٹ تک لے جانے کی قابلیت ہو۔

۲ - دوسری (فارن) ریلوں کی بند گاڑیوں میں جن میں وہ گاڑیاں بھی شامل ہیں۔ جو کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی ہوئی ہیں) جن کی لیجانے کی قابلیت ۲۰ ٹن سے زیادہ ہو

او آر - ایل

گھاس خشک (دباہوا ہو یا نہ دباہوا) سرکنڈے اور تنکے یعنی پھوس وغیرہ

۱ - نارتھ ویسٹرن ریلوے کی گاڑیوں میں جن میں ۱۵۵۰ مکعب فٹ سے زیادہ کے جانے کی قابلیت ہو۔

۲ - دوسری (فارن) ریلوں کی بند چوپہیہ گاڑیوں میں (جن میں وہ گاڑیاں بھی شامل ہیں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی گئی ہیں۔) جن میں ۲۰ ٹن سے زیادہ لے جانے کی قابلیت ہو

او آر - ایل

خ

اصول فہرست

چوڑی پٹڑی کی لائن پر

فی چوپہیہ گاڑی فی میل

پائی - آنہ - روپیہ

پہلے ۱۰۰ میل کیلئے ۳ - ۶ - ۰

جمیع زاید فاصلوں کیلئے جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۲۰۰ میل تک کے لئے } ۶ - ۵ - ۰

جمیع زاید ۲۰۰ میل کے لئے ۶ - ۳ - ۰

ہر ایک چوپہیہ گاڑی کا کرایہ کم از کم ۱۰ روپیہ ہوگا۔

اشیاء جنہیں شیڈول کے مطابق عملدرآمد ہوگا

سامان دورہ
سرکس کٹ
بند شدہ فرنیچر (سامان لکڑی میز وغیرہ)
کھلا ہوا اسباب
خانگی اسباب
پیمائش کے آلات وسامان خیمہ جات
اور سامان متعلقہ
سامان تھیٹر۔ تھیٹریاں گٹھڑی ہوئی
اور غیر گٹھڑی ہوئی۔

۱۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ایسی چوپہیہ گاڑیوں میں جن میں ۱۳۰۰ مکعب فٹ یا اس سے کم کے لیجانے کی قابلیت ہو۔

۲۔ دوسری (فارن) ریلوے کی ایسی بند گاڑیوں میں جن میں وہ بھی شامل ہیں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی گئیں۔ اور جن کے لے جانے کی قابلیت ۱۶ ٹن یا اس سے کم ہو۔

ب۔ تنگ پٹڑی کی لائن پر (لوکل بکنگ)

فی چوپہیہ گاڑی فی میل

	پائی	آنہ	روپیہ
کوہاٹ تھل سیکشن	۳	۱	۰
کالاباغ۔ لکی مروت ٹانک۔ کہرگی سیکشن	۱	۲	۰
جیکب آباد۔ کاشمور سیکشن	۱	۲	۰
فی بوگی ویگن کالاباغ۔ بنوں۔ لکی مروت ٹانک۔ کہرگی سیکشن	۳	۶	۰

کم از کم کرایہ

فی چوپہیہ گاڑی کوہاٹ تھل سیکشن۔ کالاباغ بنوں اور لکی مروت۔ ٹانک کہرگی سیکشن۔ جیکب آباد کاشمور سیکشن } پائی آنہ روپیہ ۰ ۰ ۰

فی بوگی ویگن کالاباغ بنوں لکی مروت ٹانک۔ کہرگی سیکشن } ۱۰ روپیہ

سامان دورہ
سرکس کٹ
بند شدہ فرنیچر
کھلا ہوا فرنیچر
خانگی اسباب
پیمائش کے آلات وسامان
متعلقہ خیمہ جات وسامان
متعلقہ تھیٹر۔
چوب عمارتی صاف شدہ
چوب عمارتی غیر صاف شدہ

اصول فہرست

ج۔ چھوٹی پٹڑی سے بڑی پٹڑی کو اور اس کے راستہ سے

فی میل

	پائی	آنہ	روپیہ
پہلے ۱۰۰ میل تک کیلئے	۳	۶	۰
زاید فاصلوں کیلئے جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۲۰۰ میل تک کیلئے	۶	۵	۰
زاید از ۲۰۰ میل کیلئے	۶	۳	۰

مذکورہ بالا شرح بر حسب ذیل طریقہ سے عمل درآمد کیا جائیگا۔

۱۔ کالاباغ۔ بنوں۔ لکی مروت۔ ٹانک کہرگی اور جیکب آباد کاشمور سیکشن کے سٹیشنوں سے لوکل بکنگ کے لئے تین چوپہیہ گاڑیوں کا کرایہ دس روپیہ ہوگا۔

۲۔ کوہاٹ۔ تھل سیکشن کے سٹیشنوں سے بک کرنے کیلئے دو چوپہیہ گاڑیوں کا کرایہ دس روپیہ ہوگا۔

۳۔ کالاباغ۔ بنوں اور لکی مروت ٹانک کہرگی سیکشن کے سٹیشنوں سے بک کرانے کیلئے ایک بوگی ویگن کا کرایہ دس روپیہ ہوگا۔

اشیاء جنہیں شیڈول کے مطابق عملدرآمد ہوگا

سامان دورہ
سرکس کٹ
بند شدہ فرنیچر
کھلا فرنیچر
سامان خانگی
آلات پیمائش وسامان متعلقہ خیمہ جات و سامان متعلقہ تھیٹر
چوب عمارتی صاف شدہ
چوب عمارتی غیر صاف شدہ

ک

فی چوپہیہ گاڑی فی میل

	پائی	آنہ	روپیہ
پہلے ۱۰۰ میل کیلئے	۰	۷	۰
جمیع زائد فاصلوں کیلئے جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۲۰۰ میل تک کے لئے	۰	۶	۰
زائد از ۲۰۰ میل کیلئے	۰	۴	۰

فی چوپہیہ گاڑی کے لئے کم از کم دس روپیہ کرایہ ہوگا۔

چوب عمارتی صاف
چوب عمارتی غیر صاف

۱۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ان بند گاڑیوں میں جن کے لیجانے کی قابلیت ۱۳۰۰ سے زاید ۱۵۵۰ مکعب فٹ تک ہو۔

۲۔ دوسری (فارن) ریلوے کی ایسی بند گاڑیوں میں جنکی ۱۶ سے ۲۰ ٹن تک لیجانیکی قابلیت ہو۔ انہیں وہ گاڑیاں بھی شامل ہیں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی گئی ہیں۔

ل	اصول فہرست	اشیاء خبر شیڈول کے مطابق گلہ درآمد ہو	
	فی گاڑی فی میل — روپیہ آنہ پائی	چوب عمارتی صاف شدہ	۱۔ نارتھ ویسٹرن کی بند چوپہیہ گاڑیوں میں جن کی ۱۵۰۰ مکعب فٹ سے زیادہ لے جانے کی قابلیت ہو۔
	پہلے ۱۰۰ میل کیلئے ۰-۸-۹	ر غیر صاف شدہ	۲۔ دوسری (فارن) ریلوں کی ایسی بند چوپہیہ گاڑیوں میں جو ۲۰ ٹن سے زیادہ مال لے جاسکتی ہوں اور جن میں وہ گاڑیاں بھی شامل ہوں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی گئی ہیں
	جمع زاید فاصلوں کیلئے جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۲۰۰ میل تک کے لئے ۰-۷-۰		
	جمع زاید از ۲۰۰ میل کے لئے ۰-۴-۹		
	ایک چوپہیہ گاڑی کا کم از کم کرایہ ۱۰ روپیہ ہوگا۔		

ف۔ حروف جو بطور اختصار اوپر درج کئے گئے ہیں۔ ان کے حسب ذیل معنے ہیں۔

سی ہی۔ محصولات گاڑی کی جو استعمال کی جائے۔ مال لے جانے کی قابلیت کے مطابق لگائے جائینگے۔

او آر۔ مالک کی ذمہ داری پر

آر۔ آر۔ ریلوے کی ذمہ داری پر

ایل۔ مال کے اتار چڑھاؤ کا کام مالکوں کو کرنا پڑیگا۔

ڈبلیو۔ یہ حرف اپنے بعد والے اعداد کے مطابق فی چارپہیہ والی گاڑیوں کے معنوں کے حساب سے کم از کم وزن کو ظاہر کرتا ہے۔ جس پر محصول عاید آتا ہے۔

سی۔ یہ حرف اپنے بعد والے اعداد کے مطابق مکعب فٹ یعنی بھیجے جانے والے مال کے کم از کم وزن کو ظاہر کرتا ہے۔ جس پر محصول عاید آتا ہے۔

ڈبلیو آر۔ یہ حرف اپنے بعد والے اعداد کے مطابق فی چارپہیہ والی گاڑیوں کے معنوں کی حساب سے کم از کم وزن کو ظاہر کرتا ہے۔ جس پر محصول عاید آتا ہے۔

این او سی۔ ان حروف کا مطلب ہے کہ جس شے کی کسی اور طرح درجہ بندی نہ کی گئی ہو۔

۲۔ حسب ذیل کتب کے ترمیم شدہ ایڈیشنوں پر یکم اپریل ۱۹۲۲ء سے عملدرآمد کیا جائیگا جو چھپ رہی ہیں۔ اور یہ کتب فروخت کے لئے شروع مارچ میں ملیں گی۔ قیمتیں جو نیچے درج ہیں وہ معہ محصول ڈاک ہیں۔

۱۔ گڈس سیرٹ پمفلٹ (نمبر ۳)

	روپیہ	آنہ	پائی
۲۔ ٹیبل آف گڈس ریٹس جس میں ۱ سے ۱۰۰۰ میل تک کا حساب درج ہے	۱	۴	۰
۳۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے گڈس جنکشن ریٹ لسٹ		۲	

جن لوگوں کو ان کتب کی ضرورت ہو۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ مہربانی فرماکر اپنی ضروریات (یعنی یہ کہ کتب کتنی درکار ہیں) کی بابت جہاں تک جلد ممکن ہو ہمارے پاس خط بھیجدیں۔ اور اسکی قیمت بذریعہ منی آرڈر روانہ کریں۔

ترمیم شدہ گڈس سیرٹ کے حسب ذیل کتاب کے پروف کی ایڈوانس کاپیاں ہمارے پاس درخواست کرنے پر حاصل ہوسکتی ہیں۔ ان کی قیمت معہ محصول ڈاک ۴ ہے۔

باب ۲۔ جس میں ترمیم شدہ فہرست محصولات کا اصول ظاہر کیا گیا ہے۔

باب ۳۔ جس میں نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مال کی ترمیم شدہ درجہ بندی اور فہرست محصولات جو عاید آتی ہے۔ درج کئے گئے ہیں۔

باب ۱۹۔ جو محصولات نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مقامی طور سے عاید ہوتے ہیں۔ ان ایک سے دوسرے سٹیشن کے لئے دکھاتا ہے۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ ان ایڈوانس پروف کاپیوں میں جو تفاصیل درج ہیں۔ ان میں سیرٹ یعنی محصول نامہ کی آخری چھپائی کے وقت تبدیلی ہوسکتی ہے۔ اور اس لئے جو حالات ان میں درج ہیں۔ ان کی بابت یہ خیال کیا جائے۔ کہ ان سے محصولات میں تبدیلیوں کی وہ نوعیت ظاہر ہوتی ہے۔ جس کے یکم اپریل ۱۹۲۲ء سے رواج دینے کی تجویز کی گئی ہے۔

دستخط

اے ٹی بسٹوول صاحب بہادر ٹریفک منیجر

از دفتر صاحب منیجر لاہور مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۲۲ء

نوٹ

اس نوٹس میں جو حروف "ڈی۔آر" "بی۔جی" اور "این۔جی" آئے ہیں۔ انکا بالترتیب مطلب یہ ہے۔

۱۔ ڈفرینشل ریٹ یعنی محصولات کا فرق۔

۲۔ بڑی لاین ۳۔ چھوٹی لاین۔

ہندوستان کی خبریں

ضلع تنجور میں فساد تنجور ۶ر فروری۔ تردد اور دھرائی ضلع تنجور سے فساد کی خبر آئی ہے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ اور ڈپٹی مجسٹریٹ مہادرم اور ریزرو پولیس کے کئی آدمی زخمی ہوئے۔ فساد مت کے ر [illegible] کی تفتیش [illegible] لڑائی کے بعد [illegible] لیا تھا۔ مجسٹریٹ نے منتشر ہونے کا حکم دیا۔ لیکن لوگوں نے نہیں مانا۔ گولیاں چلائی گئیں۔ تین آدمی مارے گئے اور آٹھ زخمی ہوئے ٭

ریلوے ہڑتال الہ آباد ۸ر فروری۔ ای۔ آئی ریلوے کی ہڑتال بدستور جاری ہے۔ بلکہ ہڑتال کنندوں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ سٹیشن کے احاطہ پر پولیس اور فوج پہرہ دے رہی ہے۔ پندرہ اپ اور سولہ ڈاؤن مسافر گاڑیوں کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے ٭

جعلی تارگھر ڈھاکہ ۵ر فروری۔ کیچن پور سے عجیب و غریب جعلسازی کی اطلاع موصول ہوئی ہے ایک مہینہ گذرا۔ کیچن پور (ڈھاکہ) میں دو بنگالی شکر کا کارخانہ قائم کرنے کی نیت سے آئے تھے۔ انہوں نے شکر کے کھیت میں ایک چھوٹا سا جھونپڑا بنایا جو سرکاری تار کے سلسلہ سے پاؤ میل کے قریب دُور تھا۔ انہوں نے تار کے ایک کھم سے زمین کے اندر ہی اندر سلسلہ بنایا اور خود ساختہ آلہ برقی لگا کر ۲۴ اور ۲۵ر جنوری گذشتہ [illegible] کے مختلف منی آرڈر بذریعہ تار کئی جگہ بھیجتے رہے۔ جن میں ناگپور۔ گوہٹی۔ راین گاؤں وغیرہ مقامات بھی شامل ہیں۔ مرسلہ منی آرڈروں پر جب ڈھاکہ اور مانک گنج میں شبہ پیدا ہوا۔ تو کیچن پور سے اصلی کاپیاں طلب کی گئیں۔ یہ پیغامات ان سٹیشنوں پر روک لئے گئے۔ تو انھیں جواب ملا کہ یہ بالکل اصلی ہیں۔ ۶ تاریخ کو جب لائن میں امتحان کرنے نکلا۔ تو اس کو دو تار زیادہ معلوم ہوئے۔ جو کیچن پور تار گھر کے متصل تھے۔ اور چونکہ یہ غیر معمولی بات تھی۔ اسلئے وہ تار کے ستون پر چڑھ گیا تاکہ ان تاروں کو جانچے۔ اور اس کو دو آدمیوں نے جھونپڑی میں سے دیکھا۔ یہ سوچ کر کہ اب ان کا راز فاش ہو جائیگا وہ فوراً جھونپڑا چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ ان کے جھونپڑے میں تار گھر کے قوانین کی بعض کتابیں اور دیگر سامان پایا گیا۔ فوراً پولیس کو اطلاع دی گئی۔ جس پر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس جلدی سے موقع واردات پر آ گئے۔ اور آلہ تار برقی اور دیگر اشیاء پر قبضہ کر لیا۔ مجرموں کا سراغ نہیں لگتا۔ اسی قبیل کی کوشش جھیکر گچھی ریلوے کے متصل آغاز دسمبر میں کی گئی تھی۔ جو [illegible] لیا تھا ٭

کپور تھلہ میں ڈاکہ کی واردات ۱۹۔ ۲۰ ماگھ سمت کی درمیانی رات کو قریباً بارہ بجے مستری جان محمد کے مکان پر ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو چھویوں اور گنڈاسوں سے مسلح تھے۔ مستری صاحب پہلے خود زخمی ہوئے۔ پھر مستری کا لڑکا مسمی بجو پہلوان باپ کی مدد کے لئے نکلا۔ ڈاکوؤں نے چھویوں۔ کلہاڑیوں سے بہت بُری طرح قتل کیا۔ دوسرے روز موضع دیال پور میں ڈاکہ پڑا۔ جہیں بندوقوں سے فائر کئے گئے۔ تفتیش کے لئے پولیس لگی ہوئی ہے۔ حدود کپور تھلہ کے ارد گرد کے دیہات میں بھی وارداتوں کی خبریں آ رہی ہیں۔ اب محلہ محلہ ٹھیکری پہرے کا انتظام ہے۔ [illegible]

ممالک غیر کی خبریں

افغانی سفارت انگلستان کو پشاور ۸ر فروری۔ سردار عبد الہادی خان جو کہ گورنمنٹ افغانستان کی طرف سے سفیر ہو کر لنڈن جانے والے ہیں۔ مع اپنی پارٹی کے کل یہاں پہنچ گئے۔ مقامی سول اور فوجی افسروں نے سرحد پر آپ کا خیر مقدم کیا۔ سردار صاحب کا ارادہ ہے کہ انگلستان کی طرف روانہ ہونے سے پہلے چند روز ہندوستان کی سیر کریں ٭

جنرل ڈیوٹ کی وفات بلوم فاؤنٹین ۹ر فروری۔ مشہور و معروف جنرل ڈیوٹ فوت ہو گیا جنرل ڈیوٹ نے جنگ ٹرنسوال میں بڑا نام پیدا کیا تھا۔ اوّل اس نے دوران جنگ میں نٹال میں جنرل کرونجی کے ماتحت کام کیا۔ اور پھر مغرب میں کارہائے نمایاں سر انجام دیئے۔ وہ وقتاً فوقتاً انگریزی فوج پر چھاپے مارا جاتا تھا۔ اور ہاتھ نہ آتا تھا۔ چنانچہ اختتام جنگ تک وہ پکڑا نہیں گیا۔ جنگ کے بعد وہ اورنج اور کالونی میں وزیر زراعت ہو گیا تھا۔ حال کی جنگ عظیم میں اس نے بغاوت اختیار کی۔ اور گرفتار ہو کر چھ سال قید اور دو ہزار پونڈ جرمانے کا سزایاب ہوا ٭

جرمنی میں ہڑتال برلن ۹ر فروری۔ اگرچہ گورنمنٹ نے حکم جاری کیا تھا۔ کہ جو لوگ ہڑتال کرینگے موقوف کر دیئے جائینگے۔ تاہم ریلوے ہڑتال کے علاوہ میونسپل ملازموں نے بھی ہڑتال کر دی۔ جس کی وجہ سے شہر کے مکانات میں نہ گیس پہنچ سکتی ہے۔ نہ بجلی نہ پانی۔ ریلوے بند۔ ہسپتالوں میں پانی ندارد۔ کرپ کا کارخانہ پانی نہ ملنے کی وجہ سے بند ہو گیا۔ ریلوے سٹرائک میکلینگن برگ تک پہنچ گئی ہے۔ اور بھی کئی صوبوں میں ہڑتال ہونیوالی ہے ٭

وی آنا کی حالت زار متوسط طبقہ کی فاقہ مستی ۱۰۔ وائنا ۱۸ر فروری۔ وی آنا میں متوسط طبقہ کے لوگوں کی حالت یہاں تک نازک ہو گئی ہے۔ کہ امریکن ریلیف کمیٹیوں نے دو لاکھ ڈالر ان کے سامان خوراک بہم پہنچانے کے لئے دیئے ہیں۔ پریزیڈنٹ آسٹریا نے شہنشاہ جارج اور پریزیڈنٹ فرانس سے قرضہ مانگا ہے۔ زیکوسلوویا کی گورنمنٹ نے پانسو ملین کراؤن قرضہ دینا منظور کیا ہے۔ جو ۲۰ سال میں واجب الادا ہو گا ٭

فلسطین کے عربوں کی شکایت لنڈن ۶ر فروری۔ عربوں کے ایک وفد کی شکایت پر جو آجکل لنڈن آیا ہوا ہے۔ کہ فلسطین میں یہودیوں کے ساتھ بے جا رعایتیں کی جاتی ہیں۔ کالونیل آفس نے ایک سکیم تیار کی ہے۔ کہ وہاں ایک لیجسلیٹو کونسل بنائی جائے۔ اور سب کو مذہبی آزادی حاصل ہو۔ اور مسلمانوں عیسائیوں اور یہودیوں کی عدالتیں علیحدہ علیحدہ بدستور جاری رہیں ٭

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا)